Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 21

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

18/ شعبان 1437 ہجری قمری 26/ ہجرت 1395 ہجری شمسی 26/ مئی 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے 20/ مئی 2016 کو مسجد ناصر، گوٹن برگ (سویڈن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

رمضان کا مہینہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں، صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ كَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ○ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ○ (البقرہ:186،187)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا، اور (یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کرلو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اس کے) شکر گذار بنو۔ اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیّت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اسکے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

مَنۡ اَفۡطَرَ یَوۡمًا مِنۡ شَهۡرِ رَمَضَانَ مِنۡ غَیۡرِ رُخۡصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَا یَقۡضِیۡهِ صِیَامُ الدَّهۡرِ كُلِّهٖ وَلَوۡ صَامَ الدَّهۡرَ۔ (مسند دارمی باب مَنۡ اَفۡطَرَ یَوۡمًا مِنۡ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنۡ قَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّاحۡتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهٖ۔ (بخاری کتاب الصوم، جلد ا صفحہ ۲۶۰)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیّت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اسکے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ" (البقرہ:۱۸۶) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں...... ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اسکے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔ (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 561 تا 564، ایڈیشن 2003 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں!

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ ماہِ مبارک ہے جس کی قرآن واحادیث میں بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس ماہِ مبارک کی فرضیت اور اہمیت اور فضیلت کے بارے میں فرماتا ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (سورۃ البقرۃ:184 تا 187)

اللہ جل شانہ روزوں کی فرضیت واہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے :

☆ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ روزے رکھنا فرض ہے۔ یہ اختیاری معاملہ نہیں ہے کہ کوئی چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ بلکہ ہر وہ بالغ اور تندرست اور مقیم جو شرعی لحاظ سے روزے کا مخاطب ہے اور جس پر روزہ فرض ہے اگر وہ رمضان کے فرض روزے نہیں رکھتا تو وہ خدا کے حضور جواب دہ ہے۔

☆ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے روزوں کا ایک عظیم الشان مقصد بیان فرمایا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تمہیں تقویٰ نصیب ہوگا۔ تقویٰ کے متعلق ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ذہن نشین رہنا چاہئے کہ :

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ......☆...... اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

☆ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے روزوں کی اہمیت اور اس کے فیوض وبرکات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے‘‘ پس حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو مختلف حیلوں اور بہانوں سے روزے چھوڑ دیتے ہیں ان کو روزوں کے فیوض و برکات کا دراصل علم ہی نہیں۔ روزوں کے روحانی فائدے کے ساتھ ساتھ اس کے جسمانی فائدے بھی بے شمار ہیں۔

☆ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ میں اللہ تعالیٰ رمضان کی اہمیت کے بارے میں بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان کا مہینہ کوئی معمولی مہینہ نہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں احکامات نازل کئے گئے ہیں۔ پس جس چیز کے بارے میں قرآن مجید میں احکامات نازل ہوں اس کی اہمیت بہت ہو جاتی ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔

☆ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ میں اللہ تعالیٰ ایک بار پھر مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو اُسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

☆ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کہ جب میرا بندہ میرے بارے میں پوچھتا ہے (کہ مَیں کہاں ہوں؟ تو اَے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اُسے بتادے کہ) مَیں یقیناً بہت قریب ہوں۔ مَیں پکارنے والے کی پکار کو سُنتا ہوں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ رمضان کا مہینہ قبولیت دُعا کا مہینہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے مختلف انداز میں مومنوں کو روزوں کی اہمیت وفضیلت اور اس کے فیوض و برکات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزوں کی بڑی فضیلت واہمیت بیان فرمائی ہے ذیل میں چند ایک احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مومنوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں ہے۔
(مسند احمد جلد نمبر ۲ مسند ابی ہریرۃ، بحوالہ خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 419، ایڈیشن 2005، قادیان)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور جو اس رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا تو اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔
(مسند احمد بن حنبل، مسند ابی سعید جلد ۳ صفحہ ۵۷ ۴، بحوالہ خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 429، ایڈیشن 2005، قادیان)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔
(جامع الصغیر، بحوالہ خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 437، ایڈیشن 2005، قادیان)

علماء اسلام کا متفقہ تاریخی فیصلہ کہ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہم 72 ہیں اور قادیانی فرقہ 73 واں فرقہ ہے جو ناجی فرقہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یقیناً بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب آگ میں ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا وہ (ناجی) فرقہ کون سا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد ۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مصری، ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اِس پر پاکستانی اخبارات نے سُرخیاں لگائیں ’’جماعت احمدیہ کے خلاف 72 فرقوں کا اجماع‘‘ چنانچہ نوائے وقت لاہور نے لکھا :

’’اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں مُلک کے بڑے بڑے علماءِ دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کا سیاسی راہنما کماحقہٗ متفق ہوئے ہیں اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوّف وطریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔‘‘ (نوائے وقت 6/اکتوبر 1974ء صفحہ 4)

علماء اسلام نے متفقہ فیصلہ کے مطابق اپنا 72 ہونا اور جماعت احمدیہ کا 73 واں ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ 72 ناری ہونگے جبکہ ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا وہ ایک جماعت ہوگی۔ جماعت احمدیہ ایک جماعت ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ کل عالم اسلام میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار☆

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : روزہ ایک ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے۔ (مسند احمد، بحوالہ خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 437، ایڈیشن 2005، قادیان)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ تو میرے لئے ہے مَیں ہی اس کی جزا بن جاتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کا وصال ہو جاتا ہے روزوں کے ذریعہ اگر تمام شرائط کے ساتھ وہ رکھے ہوں۔ یہ اس لئے ہے کہ میرا بندہ میرے لئے روزے میں اپنی جائز خواہشات اور اپنے کھانے پینے کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ فرمایا روزہ گناہوں کے خلاف ایک ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک وہ خوشی جو اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ خدا کے فضل سے اپنے روزوں کو مکمل کر لیتا ہے۔ یہ خوشی اسے دنیا میں ملتی ہے اور ایک وہ خوشی جو اسے آخرت میں ملے گی جب وہ اپنے رب سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے راضی ہوگا۔ نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا روزہ دار کے منہ کی بُو خدا کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔
(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ، بحوالہ خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 439)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتہ کو بھیج دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور آگے بڑھ۔ کیا کوئی ہے جو دعا کرے تاکہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تاکہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ (کنز العمال جلد ۸ کتاب الصوم قسم الاول، بحوالہ خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 445)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا۔ روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ مَیں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدّر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

’’یہ برکتوں والا مہینہ اپنے ساتھ بے شمار برکتیں لے کر آتا ہے اور مومنوں اور تقویٰ پر قدم مارنے والوں، تقویٰ کی زندگی بسر کرنے والوں، ان دنوں میں خدا تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھنے والوں کو بے انتہا برکتیں دے کر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ برکتیں سمیٹنے کی توفیق دے‘‘

(خطبات مسرور جلد اوّل، صفحہ 416، خطبہ فرمودہ 24/اکتوبر 2003)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہم اس ماہِ مبارک کے تمام تقاضوں کو پُورا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمتوں اور قربتوں سے نوازے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

اگر آپ کے گھروں کی آبادیاں بڑھی ہیں اگر آپ کے مال بڑھے ہیں
جماعت کو ظاہری عمارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے تو یقیناً ان باتوں پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے باپ دادا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا ہے
لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاری رکھنے کے لئے ان نیکیوں میں بڑھنا اور اپنی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنا بھی ضروری ہے

ہر طبقے اور ہر قسم کے لوگوں کو جو احمدیت میں شامل ہوئے، چاہے پیدائشی ہیں، چاہے بعد میں بیعت کر کے آنے والے ہیں
چاہے ہجرت کر کے آنے والے ہیں یا یہاں کے رہنے والے ہیں سب کو ان باتوں پر غور کرنا ہوگا کہ
اب انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کر سکیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات کے حوالہ سے نیکی اور تقویٰ پر قائم ہونے، لوگوں سے احسان کا سلوک کرنے،
اخلاق میں بہتری پیدا کرنے، تبلیغ کرنے اور ایمانی ترقی کے لئے لغویات سے بچنے وغیرہ امور کی بابت اہم نصائح

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں کیں، بہت لمبی لمبی دعائیں کیں، بڑی دعائیں کیں اور قبول نہیں ہوئیں
اپنے دلوں کو ٹٹولیں، جائزے لیں کہ کہیں کوئی مخفی شرک تو نہیں، کسی قسم کی بدعات میں تو ملوث نہیں یا اور ایسی باتیں تو نہیں ہو رہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 مئی 2016ء بمطابق 06 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد نصرت جہاں، ڈنمارک

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تقریباً گیارہ سال پہلے مَیں یہاں آیا تھا۔ وقت گزرنے کا پتا نہیں چلتا۔ کئی بچے تھے جو آج جوان ہو گئے ہوں گے۔ کئی ایسے ہوں گے جو بچوں کے ماں باپ بن چکے ہوں گے۔ ظاہری طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے یہاں جماعت پر بہت فضل فرمایا ہے اور مسجد کے ساتھ ایک بڑا ہال، دفاتر، لائبریری اور دوسری سہولیات مل گئیں۔ اسی طرح مسجد کے سامنے جو مکان لیا تھا اس میں بھی بڑی وسعت پیدا ہو گئی اور مشنری کی رہائشگاہ، گیسٹ ہاؤس اور ایک بڑا ہال میسر آ گیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ اگر آپ کے گھروں کی آبادیاں بڑھی ہیں، اگر آپ کے مال بڑھے ہیں، جماعت کو ظاہری عمارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے تو یقیناً ان باتوں پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ یہ شکر گزاری کس طرح ہو اور اس کا کیا تقاضا ہے؟ ہم جو اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں، جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو مانا ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو وہ اسے واپس لائے گا تو پھر ہمیں اپنی سوچیں بھی مومنانہ بنانی ہوں گی۔ ہمیں ظاہری شکر گزاری یا صرف منہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر خوش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح زندگی گزار رہے ہیں جو ایک مومن کی زندگی ہے اور جس کی تفصیل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے بیان فرمائی ہے اور جسے اس زمانے میں کھول کر ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا۔

مَیں نے اُس وقت بھی یہاں کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی، جب میں گیارہ سال پہلے یہاں آیا تھا جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا، اور اکثر اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت اور نعمت عطا فرمائی ہے اس کے ذریعہ سے میری باتیں ہر احمدی تک پہنچ رہی ہیں بشرطیکہ وہ انہیں سننا چاہے۔ بہرحال مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے باپ دادا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاری رکھنے کے لئے ان نیکیوں میں بڑھنا اور اپنی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنا بھی ضروری ہے ورنہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہمارے قدم رک گئے یا دینی باتوں میں عدم توجہگی پیدا ہو گئی یا ہوتی رہی تو ہم اپنی نسلوں کو بھی دین سے دُور کرنے والے ہوں گے اور یوں انہیں اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل سے جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی محروم کرنے والے ہوں گے یعنی مسیح موعود کی بعثت اور اس کا ماننا۔ جن کے باپ دادا احمدی ہوئے اگر ان کی نسلیں دین سے دُور ہٹ گئیں تو وہ اپنے بڑوں کی، اپنے بزرگوں کی دعاؤں سے محروم رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نیکی کا اجر دیتا ہے اور ضرور دیتا ہے۔ اگر کسی کی نیکی ہو اور خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو تو اولادیں بھی اس سے فیض پاتی ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ تمہیں اپنے عمل درست کرنے ہوں گے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا فیض ہمیشہ جاری رہے۔ جن کے بزرگ احمدی ہوئے ان بزرگوں نے تو اپنے عہد بیعت کو نبھایا اور دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس خواہش اور دعا کے ساتھ رخصت ہوئے کہ ان کی نسلیں بھی یہ عہد نبھانے والی ہوں۔ پس اس وقت آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس عہد کو نبھانے والے ہیں جس کی تلقین ہمارے بزرگوں نے ہمیں کی تھی یا جس راستے پر ہمارے بزرگ ہمیں ڈالنا چاہتے تھے۔ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا حقیقت میں ہم اپنا عہد بیعت نبھا رہے ہیں یا صرف روایتاً اپنے بڑوں کے بزرگوں کے دین پر قائم ہیں۔ صرف رشتہ داری اور معاشرتی تعلقات کی وجہ سے جماعت میں شامل ہیں اور ابھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

اسی طرح جنہوں نے خود احمدیت قبول کی ہے وہ یہ جائزے لیں کہ کیا ہم نے اپنے ایمان میں بڑھنے اور اپنے عملوں کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں یا وہ ایک وقتی جذبہ تھا جس کی وجہ سے احمدیت کو قبول کر لیا۔ کسی بات سے متأثر ہو کر احمدیت قبول کر لی اور ابھی تک وہیں کھڑے ہیں جہاں پہلے دن تھے۔ فائدہ تو ہمیں تبھی ہوگا جب ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہوگا۔ جو ترقی یافتہ ملکوں میں ہجرت کر کے آئے ہیں ان ممالک میں انہیں مسلسل یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کہیں بہتر حالات نے انہیں دین سے دُور تو نہیں کر دیا؟ یورپ کی ترقی سے متأثر ہو کر دین کو بھول تو نہیں گئے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کو سوو، مشرقی یورپ سے آئے ہوئے بھی بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مانا ہے، انہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بڑا افضل فرمایا ہے۔

غرض کہ یہاں مختلف قسم کے لوگ ہیں۔ ہر طبقے اور ہر قسم کے لوگوں کو جو احمدیت میں شامل ہوئے، چاہے پیدائشی ہیں، چاہے بعد میں بیعت کر کے آنے والے ہیں، چاہے ہجرت کر کے آنے والے ہیں یا یہاں کے رہنے والے ہیں سب کو ان باتوں پر غور کرنا ہوگا کہ اب انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کر سکیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا پیدائشی احمدی ہوں، پرانے احمدی ہوں یا نئے آنے والے احمدی ہوں، ہر احمدی عورت اور مرد کو یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ بیعت کا حق ادا کر رہے ہیں یا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم پر جو ذمہ داریاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈالی ہیں انہیں ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا اپنی حالتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شعور ابتدا سے ہی پیدا ہو جائے؟ کیا ہمارے اپنے عمل اسلامی تعلیم کے مطابق ہمارے بچوں کے لئے نمونہ ہیں؟

کیا ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں اور ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ہے؟ یہ باتیں ہر ایک اپنے جائزے لے کر خود بہتر طور پر جان سکتا ہے۔ ان باتوں کی گہرائی جاننے اور اپنے جائزوں کے بہتر معیار مقرر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہوئی ہے۔

اس وقت مَیں ان میں سے چند باتیں پیش کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ ایک مجلس میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے بڑے درد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

’’ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانے میں جب کہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پرواہ نہیں ہے۔‘‘ (نہ اپنے ذمہ حق ادا کرتے ہیں، نہ جو وصایا ہیں، وصیتیں ہیں ان کو پورا کرنے والے ہیں۔) ’’دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصہ کو ترک کر دیتے ہیں‘‘۔ (اس وقت دین مقدم ہونے کے بجائے دنیا مقدم ہو جاتی ہے۔ دنیا کو نقصان سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں چاہے دین بیشک چلا جائے۔) آپ فرماتے ہیں ’’ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصہ میں دیکھی جاتی ہیں‘‘۔ رشتہ داروں میں جائیدادوں کی آپس میں تقسیم ہو رہی ہو یا مسائل پیدا ہو رہے ہوں وہاں یہ باتیں دیکھی جاتی ہیں اور آج بھی یہ روزمرہ کی باتیں ہیں۔ پھر فرمایا کہ ’’لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلے میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں‘‘۔ اگر گناہوں سے بچے ہوئے ہیں تو اس لئے نہیں کہ نیکی غالب ہے۔ اس لئے کہ جرأت نہیں ہے، بعض چیزوں کا خوف ہے۔ مگر جب وہ خوف دُور ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا ’’آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتا ملے گا کہ گویا سچا تقویٰ اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے‘‘۔ جن لوگوں میں سچے تقویٰ اور ایمان کا بیج ہے اس کو ضائع نہ کرے، اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ’’جب (اللہ تعالیٰ) دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آتی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔ وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)۔ بہت سا حصہ احادیث کا موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔‘‘ اُس زمانے میں بھی مسلمانوں کا یہ نقشہ کھینچا گیا اور آج بھی یہی حالت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کی الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ یہ میدان خالی ہو رہا ہے، لوگوں کے دل نیکی اور تقویٰ سے خالی ہو رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انسانی ہمدردی کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے یہ پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے۔ فرمایا کہ ’’اور لوگ ایسے ہی دور رہیں۔ اس لئے اب ان کے مقابلے میں خدا تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 395۔396۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اگر ہم جائزہ لیں تو یہ صرف اُس زمانے کے لوگوں کا نقشہ نہیں ہے جب آپ علیہ السلام اپنے زمانے کے لوگوں کو نصیحت فرما رہے تھے بلکہ آج بھی ہمیں یہی باتیں نظر آتی ہیں۔

ہم میں سے کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہیں؟ دوسروں کو تو چھوڑیں، ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم میں سے کتنے ہیں؟ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنّوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ کیا ہم اپنے دنیاوی کاموں کو اپنی عبادت پر قربان کرتے ہیں یا اس کے الٹ ہے کہ ہماری عبادتیں ہمارے دنیاوی کاموں پر قربان ہو رہی ہیں؟ ایسے بھی ہیں جو اگر وقت پر نماز پڑھ بھی لیں تو گلے سے اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا حال تو علیحدہ ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا۔ ہم میں سے بھی ایسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے معاملات میں احسان کا سلوک کرو۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جو احسان کا سلوک تو ایک طرف رہا دوسرے کے حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر ایسے بھی ہیں جو دنیا کا نقصان تو برداشت نہیں کرتے لیکن دین کا نقصان ہو رہا ہو تو برداشت کر لیتے ہیں۔ کتنے ہی ہم میں سے ایسے ہیں جو جذبات پر کنٹرول نہیں رکھتے۔ ذرا ذرا سی بات پر بھڑک جاتے ہیں۔ اگر غیر یہ کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ جاہل ہیں۔ لیکن اگر ہم میں سے کوئی ایسا کرے تو بہر حال یہ قابل افسوس بات ہے۔ پس ہر کوئی خود ان باتوں میں اپنا جائزہ لے سکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پس ہم نے ان زندوں میں شامل ہونے کے لئے بیعت کی ہے اس لئے اس کا حق ادا کرنے کے لئے آپ کی باتوں پر ہمیں توجہ دینی ہو گی تا کہ زندوں کی قوم میں شامل ہو سکیں۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ ہدایت مجاہدہ اور تقویٰ پر منحصر ہے۔ جب تک تقویٰ پیدا نہ ہو، جب تک انسان کوشش نہ کرے، جب تک اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار نہ ہو، اُس وقت تک حقیقی ہدایت نہیں پا سکتا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)۔ یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھاتے ہیں، کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی راہ تلاش کرنے کے لئے ان کی کوشش ہوتی ہے اور پھر دعائیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کی برائیاں دور ہوں، اللہ تعالیٰ ان سے ملے اور اس کے لئے جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، یہ آیت جو میں نے پڑھی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے رستے دکھاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اس آیت ’’کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے۔‘‘ کہ اگر دل خود ہی اندھیرے اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے، زبان سے ظاہری دعا تو ہے لیکن بڑی مشکل سے دعا کے الفاظ نکل رہے ہیں۔ جہاں تک اعتقاد کا سوال ہے، ظاہراً تو یہی اعتقاد ہے کہ ہم مسلمان ہیں، الحمد للہ ایمان رکھتے ہیں۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ اعتقادی لحاظ سے سب ٹھیک ہے لیکن عملاً کیا ہے؟ شرک میں بھی مبتلا ہیں۔ بدعات میں بھی مبتلا ہیں۔ دین کے بارے میں نئی نئی باتیں ایجاد کر لی ہیں تو ایسی حالت ہو تو پھر دعا نہیں ہو سکتی۔ اور فرمایا کہ ’’اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائج حسنہ مترتب نہ ہوں۔‘‘ جب ایسی طلب ہوتی ہے تو پھر اس کے اچھے نتائج نہیں نکلتے۔ اس لئے ایسی حالت اگر ہو گی تو وہ طلب طلب نہیں رہے گی۔ وہ دل سے نکلی ہوئی دعا نہیں رہے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اور اس کے حکموں پر چلنے کے لئے کوشش اور دعا نہیں ہو گی کیونکہ اس کے اچھے نتائج نہیں نکل رہے۔ پس یہ ایک بڑی واضح بات ہے کہ اگر اچھے نتائج نہیں نکل رہے تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارے اندر ہی کوئی کمزوری ہے، ہماری دعاؤں میں کمی ہے، ہمیں دعاؤں کے طریقے اور اسلوب نہیں آتے، ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ ’’جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امید کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے۔ لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔‘‘ پھر جب ایسی حالت ہو جائے کہ انسان بےنفس ہو کر، بےغرض ہو کر اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گرے، اس کے در پر گرے، اس سے دعا کرے تو پھر ایسی حالت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید اور نصرت کو جذب کرتی ہے۔ اس کو حاصل کرتی ہے اور باعث رحمت ہوتی ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ فرمایا ’’خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے۔‘‘ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ غافل ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان پر بیٹھا انسان کے دل کے کونوں تک سے واقف ہے۔ ’’اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔‘‘ پس دل کو ہر لحاظ سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہیں بھی دل کے اندر اندھیرا نہ ہو۔ کہیں بھی کسی قسم کے شرک کا پہلو نہ ہو۔ کہیں بھی کسی قسم کی بدعت کا خیال دل میں پیدا نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو پھر عبادتیں عبادتیں نہیں رہتیں، اللہ تعالیٰ ان کو قبول نہیں کرتا۔ فرمایا ’’اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک اور صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔‘‘ اور جب دل پاک ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسان سب کچھ کر رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی ہر قسم کی پرورش اس کی ضروریات کا خود ذمہ دار ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 396۔397۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک حقیقی احمدی کو اپنے دل کو ہر قسم کے شرک اور بدعات سے پاک کرنا ہو گا۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں کیں، بہت لمبی لمبی دعائیں کیں، بڑی دعائیں کیں اور قبول نہیں ہوئیں اپنے دلوں کو ٹٹولیں، جائزے لیں کہ کہیں کوئی مخفی شرک تو نہیں۔ کسی قسم کی بدعات میں تو ملوث نہیں۔ یا اور ایسی باتیں تو نہیں ہو رہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

پھر ایک جگہ یہ وضاحت فرماتے ہوئے کہ تقویٰ کا قیام ہی اس جماعت کے قائم کرنے کا مقصد ہے، سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس سلسلہ سے خدا نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔‘‘ یہ سلسلہ قائم کرنے کا مقصد ہی تقویٰ کا قیام ہے۔ یہ بات ہر ایک کو ذہن میں رکھنی چاہئے۔ فرمایا ’’بعض تو کھلے طور پر بےحیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں۔ مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے۔‘‘ ہم میں سے بہت سے ہیں نیکیاں کرتے ہیں لیکن بعض ایسی برائیوں میں ملوّث ہیں جو ہماری نیکیوں کو کھا رہی ہیں۔ فرمایا کہ اچھا کھانا ہو، اچھی چیز ہو، معمولی سا زہر بھی اسے زہریلا کر دیتا ہے۔ اور فرمایا کہ ’’اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے گناہ ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔‘‘ فرمایا کہ تقویٰ اور طہارت کا نمونہ دکھانا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 96۔97۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اب ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری اپنی حالتیں ایسی ہیں کہ ہم خود تقویٰ اور طہارت کا نمونہ بن سکیں اور دوسرے ہم سے سبق سیکھیں۔ پس یہ جائزے خود ہم اپنی حالتوں سے لے سکتے ہیں۔

پھر اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ آپ اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحبِ اغراض ہوتے ہیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے ہاتھ سے اس لئے قائم کیا کہ تقویٰ پر چلنے والوں کی جماعت ایک قائم کرے۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرنے والوں کی جماعت قائم کرے۔ لیکن فرمایا کہ اس کے باوجود ایسے لوگ بھی ہمارے پاس آ جاتے ہیں جن کی اپنی غرض ہوتی ہے۔ نیکی اور تقویٰ کا حصول ان کی غرض نہیں ہوتی بلکہ ان کے کچھ خود ذاتی مفاد ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔‘‘ پھر چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر ایمان کوئی نہیں رہا۔ فرمایا کہ ’’لیکن اگر اس کے مقابلے میں صحابہ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ہماری بیعت تو بیعت توبہ ہی ہے۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہم جو بیعت کرتے ہیں وہ تو توبہ کی بیعت ہی ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور آئندہ نیکیوں پر قائم رہنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’لیکن ان لوگوں کی بیعت (یعنی صحابہ کی بیعت) تو سر کٹانے کی بیعت تھی‘‘۔ انہوں نے جو بیعت کی وہ تو سر کٹوانے کی بیعت تھی۔ اُس زمانے میں تو تلوار کا جہاد تھا اور اس کے لئے ہر وقت ہر ایک تیار تھا۔ ’’ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے۔‘‘ سب کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ ’’گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اسی طرح پر ان کی کُل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت اور عظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے‘‘۔ ان کا اپنا کچھ نہیں تھا۔ نہ ان کو اپنی ذات کی عزت کی پرواہ تھی نہ کسی عظمت کی خواہش تھی۔ نہ کسی بڑے عہدے کی خواہش تھی۔ صرف غرض تھی تو یہ کہ ہم اسلام کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ یہ عہد ہم آج بھی کرتے ہیں لیکن عہدیداروں میں سے بھی ایسے بھی ہیں جو عُہدوں کی خواہش رکھتے ہیں کہ شاید محدود طور پر ہی کچھ نہ کچھ جاہ و حشمت کا وہاں سے اظہار ہو جاتا ہے۔ اگر عہدے ملتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوں اور پہلے سے بڑھ کر دین کی خدمت کا جذبہ ان میں پیدا ہو، اس طرف توجہ نہیں ہوتی اور صرف اپنے عُہدوں کا زعم ہوتا ہے۔ پس عہدیداروں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

فرمایا ’’کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں گے۔‘‘ صحابہ میں سے کس کو یہ خیال تھا کہ بادشاہ بنیں گے یا کسی ملک کے فاتح ہو جائیں گے۔ عربوں کی جو حالت تھی کسی کو اُس وقت خیال آ سکتا تھا؟ بالکل نہیں۔ ’’یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت کو لذت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔‘‘ وہ جاہ و حشمت نہیں چاہتے تھے۔ وہ عہدے نہیں چاہتے تھے۔ عظمت نہیں چاہتے تھے۔ عزت نہیں چاہتے تھے۔ وہ تو قربانی چاہتے تھے اور اسی میں ان کے لئے لذت تھی۔ اسی میں ان کو مزا آتا تھا۔ فرمایا کہ ’’یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے۔ لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا۔‘‘ وہ تو ہر قربانی کے لئے تیار تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور اپنی عنایت سے ان کو اتنا نوازا۔ ’’اور ان کو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا۔‘‘ کئی گُنا اور ہزاروں گنا کر دیا۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 397-398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر بڑے درد سے ہمیں ہمارے اخلاق کے بہتر ہونے، نیکیوں پر قائم ہونے، برائیوں کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو شخص اپنے ہمسائے کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔‘‘ اپنے ہمسایوں کو اگر ہمارے احمدی ہونے کے بعد ہم میں تبدیلی نظر آتی ہے یا ہر احمدی جو ہے اپنے ہمسائے سے ایسا سلوک کرتا ہے کہ وہ حیران ہو کہ یہ انسان عام انسانوں میں سے نہیں ہے تو گویا وہ ایک کرامت دکھاتا ہے۔ ایک معجزہ دکھاتا ہے۔ ایک ایسا کام کرتا ہے جس کو دیکھ کر لوگ حیران و پریشان ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’اس کا اثر ہمسائے پر بہت اعلیٰ درجے کا پڑتا ہے‘‘۔ اور اسی اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ہمسایہ متاثر ہوتا ہے اور بہت اعلیٰ درجہ کا اثر اس پر پڑتا ہے۔ فرمایا کہ ’’ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہو گئی ہے اور تہمت لگاتے ہیں کہ افتراء، غیظ و غضب میں مبتلا ہیں‘‘۔ دشمنوں کے بارے میں، غیروں کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ جماعت پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ تہمت لگا رہے ہیں، الزام لگا رہے ہیں کہ احمدی ہونے سے ان کی کیا ترقی ہو گئی؟ جھوٹ، افتراء، بدظنی، غصہ اس میں یہ لوگ ابھی بھی مبتلا ہیں۔ فرمایا کہ ’’کیا یہ ان کے لئے باعث ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلے میں آیا تھا‘‘۔ اب ان لوگوں کو فرمایا جو احمدی ہو گئے کہ ان لوگوں کے لئے تو یہ شرم کی بات ہے کہ اچھی چیز سمجھ کر کوئی شخص اس سلسلہ میں آیا تھا یا انہیں دیکھ کر، سلسلے کی تعلیم کو اچھا سمجھ کر سلسلہ میں شامل ہوا تھا۔ فرمایا کہ ’’جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔‘‘ ایک شریف، اطاعت گزار، نیک، تابعدار بیٹا جو ہے وہ اپنے باپ کی نیک نامی کا باعث بنتا ہے اور فرمایا کیونکہ بیعت کرنے والا جو ہے وہ بھی بیٹے کے حکم میں آیا ہے اور اس کی دلیل آپ نے یہ فرمائی کہ ’’اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اُمّہات المومنین کہا گیا ہے گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عامۃ المومنین کے باپ ہیں۔‘‘ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں امّہات المومنین ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے باپ ہیں۔ فرمایا کہ ’’جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے۔‘‘ عام زندگی میں ہر ایک انسان کا باپ ہے اور وہ ماں باپ جو ہیں کسی روح کو یا بچے کے جسم کو زمین پہ لانے کا موجب بنتے ہیں۔ ماں باپ کے وجہ سے پیدائش کے ذریعہ بچہ اس دنیا میں آتا ہے ’’اور حیات ظاہری کا باعث‘‘۔ یہ زندگی جو اس کو ملتی ہے ایک باپ کی وجہ سے ہے۔ ’’مگر (اس کے مقابلے میں) روحانی باپ آسمان پر لے جاتا (ہے)۔‘‘ جسمانی باپ زمین پر لے کر آتا ہے اور روحانی باپ آسمان پر لے کر جاتا ہے۔ روحانیت میں ترقی کرواتا ہے ’’اور اس مرکز اصلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔‘‘ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا کہ ’’کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟‘‘ کبھی پسند نہیں کرو گے کہ بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے۔ نہ کوئی باپ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا بیٹا اسے بدنام کرنے والا ہو۔

پس اس واسطے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا اپنے نمونے ایسے بناؤ کہ نہ دوسروں کی ٹھوکر کا باعث ہو، نہ اپنے باپ کو بدنام کرنے والے ہو۔ فرمایا ’’کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟ (کوئی پسند کرتا ہے) طوائف کے ہاں جاوے؟ (طوائفوں کے پاس چلا جائے) اور قمار بازی کرتا پھرے؟ شراب پیوے یا اور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو‘‘۔ جؤا، شراب اس قسم کی حرکتیں کر رہا ہو۔ کوئی باپ پسند نہیں کرتا۔ کوئی نیک مسلمان باپ یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کا بیٹا اس طرح کی حرکتیں کرتا ہو بلکہ بعض حرکتیں، بعض باتیں ایسی ہیں جو غیر مسلم بھی پسند نہیں کرتے۔ فرمایا کہ ’’شراب پیوے اور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں جانتا ہوں کوئی آدمی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس فعل کو پسند کرے لیکن جب وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے پھر زبانِ خَلق بند نہیں ہو سکتی‘‘۔ اگر کوئی بیٹا ایسا کرے تو پھر لوگ اس پہ انگلیاں اٹھائیں گے۔ اس کے متعلق باتیں کریں گے۔ اس کے باپ کے متعلق بھی باتیں کریں گے۔ ’’لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بدکام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں پھر آ جاتا ہے۔ ’’کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔‘‘ جو پہلے شروع میں کہا گیا تھا اس کی یہاں وضاحت کر دی۔ فرمایا ’’پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔‘‘ کوشش کرو۔ اپنی کوششیں کامیاب نہ ہوں تو یہ نہ سمجھو کہ بس اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ دعائیں کرو اور دعائیں کرو اور اتنی دعائیں کرو کہ جن کی انتہا نہ ہو لیکن صدق سے اٹھے ہوئے ہاتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو تو سچائی سے اپنے دل کو ٹٹولتے ہوئے دیکھو کہ جو مَیں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ یہی میں چاہتا ہوں۔ یہی مَیں اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا ہوں۔ کیونکہ اگر اس طرح ہو گا، سچائی کی تحریک دل میں پیدا ہو گی اور اس کے نتیجہ میں ہاتھ اٹھیں گے، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور انسان جھکے گا تو پھر ایسے ہاتھ پھر خالی واپس نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ ضرور نوازتا ہے۔ فرمایا ’’ہم تجربے سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزارہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔‘‘

پھر فرمایا کہ ’’یہ ایک یقینی بات ہے اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔‘‘ اپنے ساتھیوں کے لئے، دوسرے انسانوں کے لئے اگر ہمدردی کا جوش نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے تم کنجوس ہو، بخیل ہو۔ فرمایا کہ ’’اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ میں پکار پکار کر لوگوں کو بلاؤں۔‘‘ یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ بھلائی کی اور خیر کی راہ ہم نے دیکھی تبھی ہم نے احمدیت کو قبول کیا اس لئے اب ہمارا فرض ہے ہم پکار پکار کے لوگوں کو کہیں کہ آؤ اور یہیں اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے رستے دیکھو۔ فرمایا کہ ’’اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں‘‘۔ ہمارا کام بلانا ہے۔ ہمارا کام اصلاح کرنا ہے اس لئے یہ نہ دیکھو کہ کوئی عمل کر رہا ہے کہ نہیں، قبول کرتا ہے کہ نہیں۔ ایک فارسی کا مصرعہ آپ پیش کرتے ہیں ’’کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم‘‘

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

کہ کوئی سنے یا نہ سنے میں تو کہتا ہی رہوں گا یا نصیحت کرتا ہی رہوں گا۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 146۔147۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اپنے نیک نمونے قائم کر کے ہمیں پھر تبلیغ کا حق بھی ادا کرنا ہوگا اور ہر احمدی پر یہ ذمہ داری ہے، اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ لوگ سنیں گے بھی۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہیں بھی سنتا تب بھی ہمیں پیغام پہنچاتے رہنا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کی جماعت سے منسوب ہو کر ہمیں اپنے نمونے بھی اعلیٰ معیاروں کے پیش کرنے چاہئیں اور پھر لوگوں کی توجہ بھی ہماری طرف ہوگی۔

پھر ہمیں ہماری حالتوں کو بہتر کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’الہام میں جو یہ آیا ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِاسْتِکْبَارٍ۔‘‘ یہ طاعون کے متعلق عربی کا الہام ہے۔ اس سے پہلے بھی عربی کے الفاظ ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو بھی تیرے گھر کے اندر آئے گا اسے میں بچاؤں گا مگر ساتھ ہی یہ الفاظ بھی ہیں کہ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِاسْتِکْبَارٍ۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے آپ کو اونچا سمجھتے ہیں۔ اور اس کی آپ نے تشریح یہ فرمائی کہ پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے۔ اب اطاعت کرنے والے تو وہی ہوں گے جنہوں نے مانا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے وہ بھی اس سے مراد ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ بڑا مُنذر اور ڈرانے والا ہے‘‘۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ ضمانت دی کہ جو تیرے گھر میں آئے گا اس کی مَیں حفاظت کروں گا وہاں یہ بھی ہے کہ جو پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے ان پہ یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔ ان پر یہ واجب نہیں ہو جائے گا کہ ضرور ان کی حفاظت کی جائے یا اللہ تعالیٰ پر یہ واجب نہیں ہو جائے گا کہ ضرور ان کی حفاظت کرے۔ فرمایا ’’اس لئے ضروری ہے کہ بار بار کشتی نوح کو پڑھو اور قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو۔ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کیا ہونے والا ہے۔ تم نے اپنی قوم کی طرف سے جو لعنت ملامت لینی تھی لے چکے۔‘‘ احمدی ہونے کے بعد بہت سارے لوگ دشمنی کرتے ہیں۔ ’’لیکن اگر اس لعنت کو لے کر خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی تمہارا معاملہ صاف نہ ہو اور اس کی رحمت اور فضل کے نیچے نہ آؤ تو پھر کس قدر مصیبت اور مشکل ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اخباروں والے کس قدر شور مچاتے ہیں اور ہماری مخالفت میں ہر پہلو سے زور لگاتے ہیں۔‘‘ اور آجکل تو پھر یہ مخالفت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ہمارے بہت سارے احمدی لوگ اسی مخالفت کی وجہ سے پاکستان سے یورپ میں آتے ہیں۔ فرمایا ’’مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے کام بابرکت ہوتے ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس برکت سے حصہ لینے کے لئے ہم اپنی اصلاح اور تبدیلی کریں۔ اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو۔‘‘ فرمایا ’’تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سائے میں آ جاؤ۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 69۔70 حاشیہ نمبر 2۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ نئے احمدی ہیں یا پرانے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر جب تک ہم اپنی عملی اصلاح نہیں کریں گے ان برکات سے فیض نہیں پا سکتے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے سے ملنی ہیں اور نہ ہی ہم خدا تعالیٰ کی حفاظت کے سائے میں آ سکتے ہیں۔

فرمایا کہ ’’ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے۔ اور پھر لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے۔‘‘ عاجزی پیدا کرنا، خشوع پیدا کرنا یہ ایمان کی بیج کی حالت ہے اور پھر جب یہ ایمان پیدا ہو جائے اور انسان لغو باتیں چھوڑ دے۔ خشوع پیدا ہو جائے اور لغو باتوں کو بھی چھوڑ دو تو پھر جس طرح پودا اگتا ہے ایمان سے بھی نرم نرم سا سبزی باہر نکلنی شروع ہوتی ہے اور پھر فرمایا کہ ’’مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں۔‘‘ پھر جو مالی قربانیاں کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، وہ اس پودے کو مزید بڑھاتی ہیں اور اس کی ٹہنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں ’’جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں‘‘۔ درخت کچھ تھوڑا سا مضبوط ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے‘‘۔ اور جب انسان کے دل میں شہوات پیدا ہوتی ہیں، گندی خواہشات پیدا ہوتی ہیں، نفس کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں، برائیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور انسان ان کا مقابلہ کرتا ہے اور ان کو دبا دیتا ہے نہ کہ ان کو کرنے لگ جائے۔ جب ایسی حالت ہو، جب ان کو دباتے ہو تو پھر یہ جو درخت کی ٹہنیاں نکلی ہوتی ہیں ان میں سختی اور مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے جب انسان اپنے نفس کو مارتا ہے۔ اور فرمایا کہ ’’پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔‘‘ پھر جو آپ نے عہد کئے ہیں، جو آپ کے سپرد امانتیں ہیں ان کی اگر صحیح طرح حفاظت کرو۔ ہر ایک نے عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ خدام الاحمدیہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے، انصار اللہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے، لجنہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے، جماعت بھی بیعت کے وقت یہ عہد لیتی ہے تو اگر عہد کی حفاظت کرو گے اور اپنی امانتیں جو تمہارے سپرد ہیں۔ امانتیں کیا ہیں؟ جو عہدیدار ہیں ان کے سپرد عُہدوں کی امانتیں ہیں۔ عام احمدی ہے اس کے سپرد امانت ہے کہ وہ احمدیت کا صحیح نمونہ بن کے دکھائے اور کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ اگر ایسا ہوگا تو پھر یہ ایمان کا درخت جو ہے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جائے گا۔ یہ ساری چیزیں مل کر اس کو مضبوط درخت بنا دیں گی۔ اور فرمایا کہ ’’پھر پھل لانے کے وقت (ایک درخت جب بڑا ہو گیا تب اسے پھل لانے کا وقت آ گیا اور پھل لانے کے وقت) ایک اور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 209 حاشیہ)

پھر جب ایسا مضبوط ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس درخت کو پھل لگاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیض پاتا ہے۔ پس ہمیں عاجزی بھی پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسی سے ہم نفس کی قربانی کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ اپنے ایمان میں ترقی کر سکتے ہیں۔ لغویات جنہوں نے آجکل ہمیں گھیرا ہوا ہے اور ہر گھر میں ٹی وی اور انٹرنیٹ کی صورت میں موجود ہیں ان سے بچ سکتے ہیں اور اپنے ایمان میں ترقی کے لئے ان سے بچنا ضروری ہے اور تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھل پھول لانے والی شاخیں بن سکتے ہیں۔ اور اپنی بھی اور اپنی نسلوں کی بھی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکتے ہیں۔

ایک موقع پر آپ نے سلسلہ کے روشن مستقبل کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ: ’’یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعے پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔‘‘

پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری حالت ایسی ہے کہ ہم شیطان سے جنگ کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ فرمایا: ’’مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے۔ اب تھوڑا زمانہ ہے ابھی ثواب ملے گا‘‘ (ثواب لینے کا تو تھوڑا زمانہ ہے) ’’لیکن عنقریب وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر کے دکھائے گا۔ وہ وقت ہوگا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا۔‘‘ جب سورج کی طرح روشن ہو جائے گا تو اس وقت تو لوگ ایمان لائیں گے ہی لیکن وہ ثواب کا موجب نہیں ہوگا۔ ’’اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کے مصداق ہوگا‘‘۔ گو قبولیت تو ہوگی لیکن وہ معیار نہیں ہوں گے جو آج ہیں جبکہ دنیا ہمیں کچھ نہیں سمجھتی۔ فرمایا ’’اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔‘‘ (اور آجکل بہت سارے ممالک میں یا خاص طور پر مسلمان ممالک میں یہ ہو رہا ہے۔) ’’لعنتیں سنے گا۔ مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملے گا۔ لیکن جب دوسرا وقت آیا اور اس زور کے ساتھ دنیا کا رجوع ہوا جیسے ایک بلند ٹیلے سے پانی گرتا ہے اور کوئی انکار کرنے والا نظر نہ آیا اس وقت اقرار کس پائے کا ہوگا؟ اس وقت ماننا شجاعت کا کام نہیں۔ ثواب ہمیشہ دکھ ہی کے زمانے میں ہوتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر کے اگر مکّہ کی نمبرداری چھوڑ دی (مکہ کے سردار بن سکتے تھے) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک دنیا کی بادشاہی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کمبل پہن لیا‘‘ (یعنی اسلام قبول کیا تو عاجزی، غربت اور تقریباً مسکینی کی حالت ہوگئی اور اتنی دولت تو نہیں رہی) اور فرمایا کہ ’’ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم (کہ اب جو بھی ہونا ہے ہو جائے ہم نے کشتی دریا میں ڈال دی ہے) کا مصداق ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا تو کیا خدا تعالیٰ نے ان کے اجر کا کوئی حصہ باقی رکھ لیا؟ ہرگز نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے ذرا بھی حرکت کرتا ہے وہ نہیں مرتا جب تک اس کا اجر نہ پا لے۔ حرکت شرط ہے۔‘‘ (خود عمل کرنا ضروری ہے، خود آگے بڑھنا ضروری ہے پھر اللہ تعالیٰ نوازتا ہے۔) ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف معمولی رفتار سے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’ایمان یہ ہے کہ کچھ مخفی ہو تو مان لے۔ جو ہلال کو دیکھ لیتا ہے وہ تیز نظر کہلاتا ہے۔‘‘ (جو پہلے دن کے چاند کو دیکھتا ہے یا پہلے دو تین دن کے چاند کو دیکھ لے اسی کی تیز نظر ہوتی ہے۔) ’’لیکن چودھویں کے چاند کو دیکھ کر شور مچانے والا (کہہ دے کہ میں نے چاند دیکھ لیا تو وہ) دیوانہ کہلائے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 25۔26۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ کرے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط تر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے عمل سے دنیا کو سچائی کا راستہ دکھانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو ہم پر احسانات کئے ہیں ان کا حقیقی رنگ میں شکر ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد دحو صاحب

مکرم محمد دحو صاحب کا تعلق الجزائر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1966ء میں ہوئی اور پھر انہیں 2008 میں بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

محمد فالی صاحب اس وقت جماعت کے مخلص ممبران میں سے ایک ہیں۔ جماعت سے تعارف سے قبل ہی ہم دونوں اچھے ہمسائے اور گہرے دوست تھے۔ گاہے گاہے ہمارے مابین دینی امور کے بارہ میں تبادلۂ خیال ہوتا رہتا تھا۔ دینی امور کے بارہ میں بات چلتی تو ہم اسلام اور امّت محمدیہ کی دینی واخلاقی زبوں حالی پر افسوس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکتے۔ محمد فالی صاحب کا ہمارے علاقے میں موجود دینی جماعتوں کے بارہ میں اچھا خاصا علم تھا کیونکہ انہوں نے حق کی تلاش میں متعدد جماعتوں میں شمولیت اختیار کی لیکن ہر جماعت کو کچھ عرصہ کے بعد یہ کہتے ہوئے خیر باد کہہ دیا کہ اس میں انہیں وہ کچھ نہیں ملا جس کی انہیں تلاش تھی۔ ان کے بہت سے سوالات بِلا جواب ہی رہے اور یوں مختلف جماعتوں میں داخل ہونے کے باوجود ان کی پیاس جوں کی توں رہی۔ ان کی تحقیق کا دائرہ کار صرف اسلامی جماعتوں تک ہی محدود نہ رہا تھا بلکہ انہوں نے ایک عیسائی چینل سے رابطہ کرکے بائبل منگوائی اور اس کا بھی مطالعہ کیا۔

دینی رجحانات

گو مَیں محمد فالی صاحب کی تحقیق سے مستفید ہوتا تھا لیکن ان کے برعکس مَیں بعض سوالات اور متعدد امور کے بارہ میں اطمینان نہ ہونے کے باوجود اس یقین پر قائم تھا کہ اسلام ہی دنیا کا بہترین مذہب ہے۔ مَیں مرحوم شیخ محمد الغزالی کے معروف ٹی وی پروگرام ''حدیث الاثنین'' کا دلدادہ تھا جو ہمارے قومی ٹی وی پر آتا تھا۔ اسی طرح میں شیخ محمد الغزالی کی کتب پڑھتا اوران کے دروس کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر سنتا تھا اور ان کی راہنمائی کو ہی حقیقی اسلام سمجھتا تھا۔

میرے چچا کا ایک عیسائی پادری دوست تھا۔ اس نے ایک بار مجھے لوقا کی انجیل اور ایک تختی دی جس پر لکھا تھا کہ اللہ محبت ہے۔ میں نے وہ کتاب ایک دن میں ہی پڑھ لی اور پھر جب پادری صاحب کو واپس کی تو اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ تمہاری اس کے بارہ میں کیا رائے ہے؟ میں نے صاف کہہ دیا کہ اس میں کئی عبارتیں بہت اچھی ہیں جو مجھے قرآن کریم کی بعض تعلیمات سے ملتی جلتی دکھائی دی ہیں لیکن اناجیل میں تحریف کی وجہ سے ان میں وہ حسن اور رنگ نہیں رہا جو قرآنی آیات میں پایا جاتا ہے۔ نیز میں نے کہا کہ مجھے اپنے دین کی صداقت اور حقانیت کے بارہ میں تو کسی قسم کا شک نہیں تاہم اس بات کا احساس بہت شدّت سے دامنگیر ہے کہ آج اسلام کے حسن وجمال کو نکھار کر پیش کرنے اور اس کی تعلیمات کے حقیقی جوہر سے دنیا کو متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔

قیامِ خلافت کے نام پر کشت وخون

مختلف دینی کتب کے مطالعہ کے بعد مَیں اس یقین پر قائم تھا کہ اس زمانے میں اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔ اسی بنا پر شروع شروع میں مَیں ''الجبھۃ الاِسلامیۃ للاِنقاذ'' نامی اپنے ملک کی ایک دینی اور سیاسی پارٹی سے منسلک ہوگیا کیونکہ ان کے منشور میں خلافت کا قیام بھی شامل تھا۔ مَیں ان کے کئی جلسوں اور مظاہروں میں بھی شامل ہوا لیکن جب میں نے وہاں ان کی شر انگیز تقاریر سنیں تو اس سے علیحدگی اختیار کرلی کیونکہ میرا ضمیر یہ کہتا تھا کہ لوگوں کی لاشوں اور خون کی ندیوں میں سے ہوکر گزرنے والا راستہ ضرور شر اور فساد کی طرف ہی لے جانے والا ہے۔ چنانچہ بالآخر ایسا ہی ہوا اور الجزائر میں دین کے نام پر لاشیں گرائی گئیں اور ناحق معصوم انسانوں کا خون بہایا گیا۔

دینی جذبہ ٹھنڈا پڑ گیا

مذکورہ صورتحال کی وجہ سے مَیں نے تمام دینی جماعتوں سے علیحدگی اختیار کرلی اور اپنے فہم کے مطابق احکامِ اسلام کی پابندی کرنے لگا۔ دینی رجحانات اور دین سے محبت کی وجہ سے کبھی کبھی میرا دل چاہتا تھا کہ میں کسی دینی مدرسہ میں پڑھ کر امام مسجد بن جاؤں اور لوگوں کو اسلام کی امن وسلامتی کی تعلیم کے بارہ میں بتاؤں۔ لیکن جب مَیں نے انہی مدارس کے پڑھے ہوئے آئمہ کے خطابات سنے اور ان میں تضاد دیکھا تو دل بہت بے زار ہوگیا۔ چنانچہ کہاں میری یہ حالت تھی کہ مَیں مسجد میں سب سے پہلے آتا اور پہلی صف میں بیٹھنے والا نمازی تھا اور کہاں اب یہ حالت ہوگئی کہ میرا دینی جوش اور جذبہ بالکل ٹھنڈا ہوگیا اور ذہن میں عجیب عجیب سوالات جنم لینے لگ گئے۔

احمدیت سے تعارف

2006ء کے اواخر کی بات ہے کہ میرے دوست محمد فالی صاحب میرے گھر میں سیٹلائٹ ڈش لگانے کے لئے آئے تو باتوں باتوں میں بعض مشکل دینی امور کے بارہ میں ایسی تشریحات پیش کیں جو میرے دل کو لگیں۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ کچھ عرصہ سے وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں تحقیق کر رہے ہیں اور جو امور انہوں نے بیان کئے ہیں وہ دراصل جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ماخوذ ہیں۔ میری دلچسپی کو دیکھ کر چندروز کے بعد وہ دوبارہ تشریف لائے اور نہ صرف مجھے ایم ٹی اے کی فریکوئینسی دی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا عربی ترجمہ بھی پڑھنے کے لئے دیا۔

مطالعہ تفسیر کبیر اور سجدات شکر

مَیں بعض مصروفیات کی بنا پر کتاب کو نہ پڑھ سکا۔ کچھ عرصہ کے بعد فالی صاحب دوبارہ آئے تو مجھے تفسیر کبیر کی ایک جلد پڑھنے کے لئے دی۔ مجھے بعض آیات کی تفسیر جاننے کا شوق تھا اس لئے میں نے فوراً تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنا شروع کردیا۔ اس تفسیر میں مَیں اس قدر ڈوبا اور اس قدر اسے پسند کیا کہ میں کام سے آکر رات کو دیر تک اسے پڑھتا رہتا۔ پھر صبح کو بھی جلد اٹھنے کی کوشش کرتا تا کہ تفسیر کا کچھ اور حصہ پڑھنے کا موقع مل جائے۔ ان دنوں میں مجھے یاد ہے کہ کئی بار مَیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالاتا تھا کہ اس نے ایسی تفسیر پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

انکارِ حق کی گنجائش نہ رہی

اس کے بعد کتاب ''السیرۃ المطہرۃ'' پڑھنے کا موقع ملا اور پھر جب ''القول الصریح'' پڑھی تو حیران رہ گیا کیونکہ ان کتب کے مطالعہ کے بعد اس حقیقت کا انکار کرنے کی میرے پاس کوئی حجت نہ تھی۔ مجھے ہر تمسخر اور تحقیر کرنے والے پر حیرت ہوتی تھی کہ اتنے مضبوط اور واضح دلائل کے باوجود تمسخرانہ رویہ کا کیا جواز ہوسکتا ہے۔ بہرحال مجھے تو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے اور مَیں سوچ رہا تھا کہ اس روشن حق کو مَیں نے اور میرے خاندان نے اگر نہ مانا تو نہ جانے ہمارا انجام کتنا برا ہوگا، کیونکہ یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔

''خیر خواہ'' سے ملاقات

انہی ایام کی بات ہے کہ ایک روز ہمارے علاقے کی مسجد کے امام کو اپنی دانست میں لوگوں کی ''خیر خواہی'' کا خیال آیا اور اس نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ قادیانیت نے ہمارے نوجوانوں کو ٹارگٹ کیا ہے اور ان کو دینی طور پر تباہ کرنے کی سازش کی جارہی ہے اور یہ مہم مختلف ٹی وی چینلز کے ذریعہ جنگل میں آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ پھر وہ خطبہ کے دوران ہی جماعت کی نسبت ایسی باتیں کرنے لگ گیا جن کا جماعت کے عقائد سے دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ جب میں نے امام مسجد کی زبانی جمعہ کے روز ایسی بات سنی تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ مولوی حضرات سنی سنائی باتیں کررہے ہیں اور انہوں نے اتنی بھی کوشش نہیں کی کہ خود جماعت کی کوئی کتاب پڑھ کر تحقیق کرلیں۔ اور سنی سنائی باتوں کی بنا پر الزام تراشی جھوٹ اور افترا کے سوا کچھ نہیں۔

اس مولوی نے اپنے خطبہ میں یہ بھی کہا کہ اگر کسی مسلمان نے اپنی بیٹی کی شادی کسی قادیانی سے کی ہے تو اسے چاہئے کہ فوراً اس رشتہ کو ختم کردے کیونکہ یہ ناجائز عقد ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جب ہم نے یہ باتیں سنیں تو محمد فالی صاحب نے کہا کہ آؤ اس مولوی صاحب سے بات کرتے ہیں۔ ہم اس کے پاس گئے۔ محمد فالی صاحب نے اسے کہا کہ ہم اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارہ میں آپ نے خطبہ میں غلط باتیں کی ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے جو اس جماعت میں جاملے ہو کیونکہ یہ جماعت بہت خطرناک ہے اور تم اس کی حقیقت سے ناآشنا ہو۔

محمد فالی صاحب نے کہا کہ تم مجھے یہ کہہ رہے ہو کہ میں جماعت کو نہیں جانتا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ جماعت تو سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کی انگلیوں کی پوروں تک میرے وجود کے ذرّہ ذرّہ میں بسی ہوئی ہے۔

مولوی صاحب فرمانے لگے کہ اگر تم اس بارہ میں تفصیلی بات کرنا چاہتے ہو تو میرے گھر آؤ وہاں بیٹھ کر بات ہوگی۔ چنانچہ ہم وقت مقررہ پر اس کے گھر جا پہنچے۔ محمد فالی صاحب کو بھی جماعت میں شامل ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا اس کے باوجود انہوں نے مولوی صاحب کے سامنے ایسے دلائل پیش کئے کہ وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ بالآخر یہ کہہ کر اس نے بات ختم کردی کہ تم اگر کسی کی بات نہ ماننے کا فیصلہ کرکے آئے ہو تو ہم کیا کرسکتے ہیں؟!

بیعت

مولوی صاحب کے ساتھ تو ملاقات ختم ہوگئی لیکن دوروز بعد ایک نوجوان جو مولوی صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران بھی موجود تھا ایک کتاب لئے میرے پاس آگیا۔ یہ کتاب احسان الٰہی ظہیر کی تھی اور عجیب اتفاق تھا کہ نہ صرف مَیں یہ کتاب پہلے ہی پڑھ چکا تھا بلکہ اس کے الزامات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے سامنے رکھ کر بھی دیکھ چکا تھا۔ چنانچہ مَیں نے اس دوست سے کہا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہیں ایسی تعریف مَیں نے آج تک کسی مولوی کی زبانی نہیں سنی۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اعلیٰ درجہ کے معارف اور دقائق کے کنوز اس شخص کو تو دے دیئے جسے مولوی حضرات جھوٹا اور مفتری اور دجال کہتے ہیں لیکن مولویوں کو اس خیر سے محروم کیوں رکھا؟! اس کا سوائے اس کے اور کیا جواب ہوسکتا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے معارف دے کر بھیجا ہے۔

احسان الٰہی ظہیر کی اس کتاب کے نفرین انگیز اور توہین آمیز مندرجات کو پڑھ کر میری طبیعت بے چین ہوگئی اور میرے دل میں بیعت کی خواہش بشدّت جوش مارنے لگی۔ اس واقعہ کے بعد میں اتنا مجبور ہوگیا کہ اگلے ہی روز محمد فالی صاحب کے پاس جاکر بیعت فارم پُر کرکے ارسال کردیا۔

اہل خانہ کی بیعت

مَیں اپنے اہل خانہ کے بارہ میں بہت پریشان تھا لیکن خدا کا ایسا فضل ہوا کہ میرے اہل خانہ کے اکثر افراد نے بیعت کرلی، حتی کہ میری والدہ صاحبہ بھی اپنی وفات سے قبل مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوچکی تھیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

خدا کی قسم احمدیت میں مجھے ایسے لعل وجواہر ملے اور ایسے ایسے بیش قیمت خزانے ملے ہیں کہ جن کو پاکر دل چاہتا ہے کہ انہیں ساری دنیا سے چھپا کر سنبھال کر رکھا جائے۔ لیکن انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ یہ تمام انسانوں تک پہنچائے جائیں۔ چنانچہ ہم نے بھی اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور اردگرد کے لوگوں کو ان کے بارہ میں بتایا لیکن ہر طرف سے تکفیر اور لعن طعن شروع ہوگئی۔ مجھے حیرت ہوتی تھی کہ ہم تو ان کے لئے خیر چاہتے ہیں لیکن یہ نہ صرف خیر کو ردّ کرتے ہیں بلکہ ایصال خیر کو ہمارا جرم بنا کر ہمیں اس کی سزا دینا چاہتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق اور حقیقت ان پر آشکار کردے اور انہیں امام الزمان کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ....(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6 مئی 2016)

......☆......☆......☆......

احمدی لڑکوں کو بھی سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ اپنے آپ کو حقیقی احمدی سمجھتے ہیں تو پھر صرف ذاتی خواہشات کو نہ دیکھیں اور جب شادی کا وقت آئے تو احمدی لڑکیوں سے شادیاں کریں نسلیں صرف لڑکیوں کے غیروں میں بیاہنے سے برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 ر اپریل 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اگر کسی معاملے کی قرآن وحدیث سے وضاحت نہ ملے تو اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے ہماری کیا رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا کہ ہمیں اپنے مسائل کے فیصلے کس طرح کرنے چاہئیں؟ کہاں سے رہنمائی لینی چاہئے؟ تو آپ علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ ہمارا طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور جب قرآن کریم میں کوئی بات نہ ملے تو پھر اسے حدیث میں تلاش کیا جائے اور جب حدیث سے بھی کوئی بات نہ ملے تو پھر استدلالِ اُمّت کے مطابق فیصلہ کیا جائے یا اُمّت میں جو فیصلے ہوئے ہیں اور جو دلیلیں دی گئی ہیں اس کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔

سوال حضور انور نے سُنّت کے متعلق کیا وضاحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں یہ بھی واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سنّت حدیث سے اوپر ہے اس لئے جو باتیں سنّت سے ثابت ہیں بہرحال ان پر تو عمل ہونا ہی ہے۔ اس کے بعد پھر حدیث کا نمبر آتا ہے۔ سنت وہی ہے جو کام ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھا دیا اور آگے صحابہ نے اس سے سیکھا۔ پھر صحابہ سے تابعین نے سیکھا۔ پھر تبع تابعین نے سیکھا اور پھر یہ اُمّت میں جاری ہوا۔

سوال بعض دفعہ بعض لوگوں کو نیکی سر پہ سوار ہو جاتی ہے اور وہ غلو سے کام لینے لگ جاتے ہیں اور بعض لوگ اللہ اور رسول کے حکموں کو سرسری لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے کیا فرمایا؟

جواب حضورؓ نے فرمایا: بعض دفعہ بعض لوگوں کو نیکی سر پہ سوار ہو جاتی ہے۔ اس حد تک اس میں آگے بڑھ جاتے ہیں کہ غلو سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ اپنی جان کو مصیبت میں ڈال لیتے ہیں یا اپنے پر ظلم کرتے ہیں یا بعض ایسے لوگ ہیں بلکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اللہ اور اسکے رسول کے حکموں کو سرسری لیتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی طرف جس طرح توجہ کرنی چاہئے وہ توجہ نہیں کرتے۔ پس یہ دونوں قسم کے لوگ ہیں جو افراط اور تفریط سے کام لیتے ہیں اور اللہ اور اکے رسول کے حکم سے باہر نکلتے ہیں۔

سوال ایک عورت جس کے دماغ میں کچھ نقص تھا اور اس نے خواب دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم 6 ماہ کے روزے رکھو تو خلیفۃ المسیح کو صحت ہو جائے گی۔ اس کو حضرت مصلح موعودؓ نے کیا نصیحت کی؟

جواب حضورؓ نے فرمایا: حضرت مصلح موعود کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ تیری خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے الہاموں کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا کوئی الہام قرآن اور سنت کے خلاف ہو تو میں اسے بلغم کی طرح پھینک دوں۔ (گلے سے صاف کر کے نکال کے پھینک دوں۔) جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وحی کو قرآن کریم اور سنت کے اتنا مطابق کرتے ہیں تو ہمیں بھی اپنی خواب آپ کے احکام کے مطابق کرنی پڑے گی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے اُمّت کے لوگوں کو متواتر اور لمبے عرصے کے روزوں سے منع کیا ہے۔ تو اگر تمہیں کوئی خواب اس حکم کے خلاف آتی ہے یا آئی ہے تو وہ شیطانی سمجھی جائے گی۔ خدائی نہیں سمجھی جائے گی۔ (بیشک تم یہی کہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے۔) اگر خدائی خواب ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتی۔ آپ کی تردید کبھی نہیں کرتی۔

سوال اگر کسی کو یہ خیال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کچھ ماہ کے روزے رکھے تھے تو اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعودؑ نے کیا وضاحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے ذکر کیا کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنّت اہل بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربے میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانے میں میرے پر کھلے۔ غرض اس مدت تک روزے رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع واقسام کے مکاشفات تھے"۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے۔ لیکن مَیں ہر ایک کو صلاح نہیں دیتا کہ وہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ یاد رہے کہ میں نے کشف صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے آکر ایک جماعت بنا کر ایک فساد پیدا کر دیا ہے۔ ضرورت تو اس بات کی تھی کہ تفرقے کم کئے جاتے یہ اُلٹا ایک زائد تفرقہ بنا کر مزید تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اس کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء کی بعثت کے وقت یہ باتیں کہی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی الزام مکّہ والے لگاتے تھے کہ بھائی بھائی کو جدا کر دیا اور یہی حال آجکل کے مسلمانوں کا تھا اور اب بھی ہے کہ فساد کی حالت ان میں موجود ہے۔ نبی تو اللہ تعالیٰ اس لئے بھیجتا ہے کہ فساد کی حالت کو دور کرے اور ایک ہاتھ پر جمع ہو کر یہ لوگ ایک بنیں، وحدت بننے کی کوشش کریں۔ پس جو ایمان لاتے ہیں وہ امن میں آتے ہیں۔ ایک وحدت بن جاتے ہیں۔ فسادوں سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ اور دوسرے مخالفین جو ہیں وہ فسادوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اب ہمارے خلاف چاہے جتنے مرضی مخالفین اکٹھے ہو کے مخالفت کرتے رہیں لیکن آپس میں پھر بھی یہ لوگ پھٹے ہوئے ہیں۔ دل ان کے پھٹے ہوئے ہیں۔ ایک نہیں ہیں۔ آپس میں پھر سر پھٹول ان کی ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک یہ امام کو نہیں مانیں گے یہ اسی طرح ہوتا رہے گا چاہے ہمیں یہ مسلمان کہیں یا غیر مسلم کہیں یا جو بھی یہ نام لیں۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعریف کے مطابق بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تعریف کے مطابق بھی حقیقی مسلمان ہیں اور ہمیں اس نام کے کہنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

سوال جماعت احمدیہ پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ احمدی غیروں میں رشتہ نہیں کرتے اسکا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر ہم احمدی غیروں میں رشتہ نہیں کرتے جو بڑا الزام لگایا جاتا ہے تو یہ تفرقے نہیں ہیں بلکہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش ہے۔ پس لڑکوں کو بھی سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ اپنے آپ کو احمدی کہلواتے ہیں اور حقیقی احمدی سمجھتے ہیں تو پھر صرف ذاتی خواہشات کو نہ دیکھیں اور جب شادی کا وقت آئے تو احمدی لڑکیوں سے شادیاں کریں۔ اپنی دنیاوی خواہشات پر اپنی اگلی نسل اور دین کو ترجیح دیں ورنہ نسلیں صرف لڑکیوں کے غیروں میں بیاہنے سے برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں۔ ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ احمدی صرف معاشرتی دباؤ یا رشتہ داری کی وجہ سے احمدی نہ ہو بلکہ دین کو سمجھ کر احمدی بننے کی کوشش کریں۔ اگر احمدی لڑکے باہر شادیاں کرتے رہیں گے تو پھر احمدی لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں گی۔ پس لڑکوں کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اب بھی اس بارے میں احتیاط نہ کی گئی اور اس طرف اب بہت زیادہ رجحان ہونے لگ گیا ہے تو پھر آئندہ یہ رجحان مزید بڑھتا چلا جائے گا اور پھر نسل میں احمدیت نہیں رہے گی سوائے اس کے کہ کسی پر خاص اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔

سوال بعض دفعہ نبی کے سامنے ایک انکار جماعت کیلئے مستقل ابتلاء بن جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے کیا تشویش ناک صورت حال بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ نبی کے سامنے ایک انکار جو ہے پھر جماعت کے لئے مستقل ابتلاء بن جاتا ہے۔ غیروں میں بیاہنے کے کچھ عرصے بعد ہی اکثر کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہو جاتا ہے اور جو بڑے مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں ان کا بھی پتا لگ جاتا ہے۔ بعض سسرالوں نے یا خاوندوں نے تو ماں باپ سے اور رشتہ داروں سے ملنے جلنے کے لئے پابندی لگا دی ہے۔ لیکن وہ لوگ بھی ہیں جو اپنی اَنا میں آ کر بعض دفعہ اچھے بھلے احمدی رشتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں جبکہ لڑکیاں بھی راضی ہوتی ہیں لڑکے بھی راضی ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ مَیں نے بھی کہا کہ رشتہ کر لو لیکن اَنا کی وجہ سے انکار کیا۔ بہرحال اگر ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا تو اب میری بات کا انکار کرنا تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن پھر ایسوں کے انجام بھی بڑے بھیانک ہو جاتے ہیں۔ جرمنی میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا تھا کہ ماں باپ نے بیٹی کی مرضی کے مطابق شادی نہیں کی یا اس کے اصرار پر بیٹی کو ہی قتل کر دیا اور اب جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس اگر احمدی لڑکا اور لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے۔ ذاتوں اور اَناؤں کے چکر میں نہیں آنا چاہئے۔

سوال شادی بیاہ کے بارہ میں حضور انور نے کیا واضح ہدایات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیاہ شادی کے بارے میں ایک یہ مسئلہ لڑکیوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ لڑکی کی پسند بھی رشتے میں شامل ہونی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پسند کو قائم فرمایا ہے کہ لڑکی کی مرضی شامل ہو لیکن اسلام اس بات کی پابندی بھی ضرور کرواتا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ نہ ہی ماں باپ کو اتنی سختی بلا وجہ کرنی چاہئے کہ بغیر کسی جائز وجہ کے جھوٹی غیرت کے نام پر رشتہ نہ کریں اور قتل تک ظالمانہ فعل کرنے والے بن جائیں۔ اور نہ ہی لڑکیوں کو اسلام اجازت دیتا ہے کہ خود ہی گھر سے جا کر عدالتوں میں یا کسی مولوی کے پاس جا کے شادی کر لیں یا نکاح پڑھوا لیں۔ اگر بعض مجبوری کے حالات ہیں تو لڑکیاں بھی خلیفۂ وقت کو لکھ سکتی ہیں جو حالات کے مطابق پھر جو بھی معروف فیصلہ ہو گا وہ کرے گا۔ پس اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اصول کو سامنے رکھیں گی اور لڑکے بھی سامنے رکھیں گے تو خدا تعالیٰ بھی پھر فضل فرمائے گا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بغیر دیکھنے کے محبت ہو تو کیسے۔ یہ تو ایسی ہی چیز ہے کہ خدا تعالیٰ تمہارے سامنے آئے۔ (اب خدا تعالیٰ کی محبت کا ذکر شروع ہو گیا کہ اس کی محبت کس طرح ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے سامنے آئے) اور تم آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو اور پھر کہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت ہو جائے (بغیر اُسے دیکھے) وہ محبت ہو کیسے؟ اگر محبوب خود سامنے نہیں آتا تو اس کی آواز تو سنائی دے۔ اس کے حسن کی کوئی نشانی تو نظر آئے۔ یہ تصویر ہے خدا تعالیٰ کی۔ (خدا تعالیٰ کی تصویر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ ربّ ہے، رحمان ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین ہے، ستار ہے، قدوس ہے، مؤمن ہے، مہیمن ہے، سلام ہے، جبار ہے اور قہار ہے اور دوسری صفات الٰہیہ۔ یہ نقشے ہیں جو ذہن میں کھینچے جاتے ہیں۔ جب متواتر ان صفات کو ہم اپنے ذہن میں لاتے ہیں اور ان کے معنوں کو ترجمہ کر کے ذہن میں بٹھا لیتے ہیں تو کوئی صفت خدا تعالیٰ کا کان بن جاتی ہے۔ کوئی صفت آنکھ بن جاتی ہے۔ کوئی صفت ہاتھ بن جاتی ہے اور کوئی صفت دھڑ بن جاتی ہے اور یہ سب مل کر ایک مکمل تصویر خدا تعالیٰ کی بن جاتی ہے۔

سوال بعض لوگ ایسی محفلوں میں بیٹھے رہتے ہیں جہاں نظام جماعت پر اعتراض ہو رہے ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایسے لوگ جو بعض دفعہ نظام جماعت پر اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں اور اس قسم کے جو بھلے مانس لوگ ہوتے ہیں وہ ان اعتراض کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھے ہوتے ہیں تو وہ بہرحال غلط کام کرتے ہیں۔ صرف بھلے مانسی یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسی مجلسوں میں بیٹھے رہنا بے غیرتی بن جاتی ہے۔ کم از کم اتنی غیرت ضرور دکھانی چاہئے کہ جہاں بھی ایسے اعتراض ہو رہے ہوں اس مجلس سے اٹھ جایا جائے اور اگر ایسی باتیں کرنے والا مستقل فتنہ پھیلانے والا ہو تو پھر نظام کو بتانا چاہئے اور نظام جماعت کو خلیفہ وقت کے علم میں یہ باتیں لانی چاہئیں تا کہ اس کے تدارک کے طور پر جو بھی اقدام کرنے ہوں کئے جائیں۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن یا آپ کے سلسلہ کا قیام صرف اسی بات کو منوانے کے لئے نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اب آسمان سے کسی مسیح نے نہیں آنا بلکہ اس سے بہت بڑھ کر آپ کی بعثت کا یہ مقصد تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اِدراک رکھنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلنے والے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے لوگ پیدا ہوں۔ وہ لوگ پیدا ہوں جو عملی نمونوں کی ایک مثال ہوں۔ پس ہر احمدی جو چاہے دنیا کے کسی بھی حصے اور خطے میں رہ رہا ہو اس کا فرض بنتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سامنے رکھے

جس نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اسے ان باتوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ کر اس کی توحید کو کس طرح قائم کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا میں کس طرح قائم کرنا ہے۔ حقوق العباد کس طرح ادا کرنے ہیں۔ پس آپ جو بنگلہ دیش میں اپنے جلسے میں بیٹھے میری باتیں سن رہے ہیں اس بات کو اپنے ذہن میں بٹھا کر یہ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نے ایک نمونہ بننا ہے۔ ان باتوں کا صحیح علم اور اِدراک حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ارشادات اور فرمودات سے مدد لینی ہوگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

بنگلہ دیش کے 92 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 7 فروری 2016ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذرائع سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ جلسہ سالانہ پر وہاں شاملین نے مقررین کی تقریریں بھی سنی ہوں گی اور مجھے امید ہے کہ مقررین نے اپنی تقاریر میں جلسہ سالانہ کے مقاصد اور علمی اور تربیتی مضامین بیان کئے ہوں گے۔ جلسہ سالانہ کے مقاصد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں خلاصۃً وہ یہ ہیں کہ ہر وہ احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے والا ہے وہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی معرفت میں ترقی کرے اور اپنے اندر عملی تبدیلی پیدا کرے۔ وہ عملی تبدیلی جس کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا اور اپنے ماننے والوں میں وہ تبدیلی پیدا کی جس کے نمونے ہمیں صحابہ رضوان اللہ علیہم میں نظر آتے ہیں اور یہی نمونے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بھی احسان فرمایا ہے کہ

نوٹ! بنگلہ ترجمہ ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس لئے حضور انور نے محترم فیروز عالم صاحب سے دریافت فرمایا کہ (یاد ہے جتنا میں نے کہا ہے یا دوبارہ نئے سرے سے بولنا پڑے گا؟ پہلے بتانا تھا ناں۔ پہلے آپ اس طرف کھڑے ہوتے ہیں اب یہاں چھپ کے کھڑے ہوگئے ہیں۔)

فرمایا: نئے سرے سے وہی باتیں کرنی پڑیں گی۔ ایک تو یہ بتا دیں ناں کہ جلسہ سالانہ ختم ہو رہا ہے اس میں مقررین نے جو تقاریر کی ہیں ان میں علمی اور تربیتی مضامین بیان کئے ہوں گے۔ جلسہ سالانہ کے مقاصد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں وہ خلاصۃً یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی معرفت میں ترقی ہو اور عملی تبدیلی پیدا کی جائے۔ وہ عملی تبدیلی جس کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ اور اپنے ماننے والوں میں وہ تبدیلی پیدا کی جس کے نمونے ہمیں صحابہ رضوان اللہ علیہم میں نظر آتے ہیں۔ اور یہی نمونے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بھی احسان فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھنے کے لئے ہم میں خلافت کا نظام جاری فرمایا۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن یا آپ کے سلسلہ کا قیام صرف اسی بات کو منوانے کے لئے نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اب آسمان سے کسی مسیح نے نہیں آنا بلکہ اس سے بہت بڑھ کر آپ کی بعثت کا یہ مقصد تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا ادراک رکھنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے والے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے لوگ پیدا ہوں۔ وہ لوگ پیدا ہوں جو عملی نمونوں کی ایک مثال ہوں۔

پس ہر احمدی جو چاہے دنیا کے کسی بھی حصے اور خطے میں رہ رہا ہو اس کا فرض بنتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سامنے رکھے۔ ہر وقت اس بات کو دہراتا رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کے لئے آئے تھے۔ آپ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا میں قائم کرنے آئے تھے۔ دنیا کو بتانے آئے تھے کہ اب خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو سمجھنے کیلئے اس سے تعلق جوڑنے کیلئے اب وسیلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی خوبصورت تعلیم کے مطابق انسان کو انسان کے ایک دوسرے پر حقوق بتا کر اپنے ماننے والوں میں اس کے عملی نمونے قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔

پس جب تک ہم میں سے ہر ایک ان باتوں کو نہیں سمجھے گا اس کا جلسہ میں شامل ہو کر نعرے لگانا بے فائدہ ہے۔ وقتی جوش دکھا کر اور نعرے لگا کر ہم اپنی حالتوں میں مستقل تبدیلیاں پیدا نہیں کر سکتے۔ جس نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے، چاہے وہ بنگالی ہے یا ہندوستانی یا عرب یا یورپین یا جزائر میں رہنے والا، اسے ان باتوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ کر اس کی توحید کو کس طرح قائم کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا میں کس طرح قائم کرنا ہے۔ حقوق العباد کس طرح ادا کرنے ہیں۔

پس آپ جو بنگلہ دیش میں اپنے جلسے میں بیٹھے میری باتیں سن رہے ہیں اس بات کو اپنے ذہن میں بٹھا کر یہ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نے ایک نمونہ بننا ہے۔ جب تک ہمارے عملی نمونے قائم نہیں ہوں گے نہ ہی ہماری عملی اصلاح ہو سکتی ہے اور نہ ہی تبلیغ کے میدانوں میں ہمیں کامیابی مل سکتی ہے۔ ان باتوں کا صحیح علم اور اِدراک حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ارشادات اور فرمودات سے مدد لینی ہوگی۔ پس اس حوالے سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا اور یہی ہمارے لئے لائحہ عمل ہیں اور ان پر عمل ہی اور ان کا حقیقی ادراک ہی ہمیں حقیقی مسلمان بناتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں حقیقی رنگ میں شامل ہونے والا بناتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بُت ہو۔ خواہ انسان ہو۔ خواہ سورج ہو‘‘ پاک رکھے۔ آپ نے فرمایا ’’خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو‘‘ (اس شرک سے) ’’منزّہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی مُعزّ اور مُذِلّ خیال نہ کرنا‘‘ (یعنی ہمیشہ ذہن میں یہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہی عزتیں دینے والا ہے اور اگر انسان غلط کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی ذلیل کرتا ہے) ’’کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلّل اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی اُمیدیں اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اُسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر اِن تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔‘‘ مزید فرمایا کہ ’’اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اُس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔‘‘ (یعنی ساری چیزیں جو ہیں وہ ہلاک ہونے والی ہیں، ختم ہونے والی ہیں اور ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر سب جھوٹ ہے۔) ’’دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا۔‘‘ (وہی ہے جو ہمارا رب ہے، ہماری پرورش کرنے والا ہے اور وہی ہے جس کی ہم نے عبادت کرنی ہے اور وہی ایک معبود ہے) ’’اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اُسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا۔ اور اسی میں کھوئے جانا۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 350-349)

پس یہ حقیقی توحید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھوئے جانا اور خالص ہو کر اس کی عبادت کرنا اور اس کی بندگی اختیار کرنا۔ اب ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے یہ تعلق قائم ہے یا ہم قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا وقت پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آگے ہم جھکتے ہیں لیکن عملاً موقع آئے تو غیر اللہ پر ہم زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ اگر ہم اس معیار کی توحید پر قائم ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے بیان فرمائی ہے تو پھر وہ خدا ملتا ہے جس سے ملانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

پھر دوسری بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبے کا ادراک پیدا کرنا ہے جس کے پیدا کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بار بار تلقین فرمائی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”غور کر کے دیکھو کہ جب یہ لوگ خلاف قرآن و سُنت کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں تو پادریوں کو نکتہ چینی کا موقعہ ملتا ہے اور وہ جھٹ پٹ کہہ اٹھتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا اور معاذ اللہ وہ زمینی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ زندہ اور آسمانی ہے اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے کہتے ہیں کہ وہ مُردہ ہے۔ سوچ کر بتاؤ کہ وہ پیغمبر جو افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہے ایسا اعتقاد کر کے اس کی فضیلت اور خاتمیت کو یہ لوگ بٹہ نہیں لگاتے؟ ضرور لگاتے ہیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں۔“ فرمایا کہ ”میں یقین رکھتا ہوں کہ پادریوں سے جس قدر توہین ان لوگوں نے اسلام کی کرائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُردہ کہلایا ہے اسی کی سزا میں یہ نکبت اور بدبختی اُن کے شامل حال ہو رہی ہے۔“ (اسی لئے وہ خوار اور بدبخت ہو رہے ہیں۔) ”ایک طرف تو منہ سے کہتے ہیں کہ وہ افضل الانبیاء ہیں اور دوسری طرف اقرار کر لیتے ہیں کہ 63 سال کے بعد مَر گئے اور مسیح اب تک زندہ ہے اور نہیں مَرا حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا۔ (النساء: 114)“ (اور تجھ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔) ”پھر کیا یہ ارشاد الٰہی غلط ہے؟ نہیں یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ وہ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی کلمہ توہین کا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی فضیلت ہے جو کسی نبی میں نہیں ہے۔ میں اس کو عزیز رکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو جو شخص بیان نہیں کرتا وہ میرے نزدیک کافر ہے۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 29-28۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں:

”مَیں قرآن شریف سے یہ استنباط کرتا ہوں کہ سب انبیاء کے وصفی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور فضائل مختلفہ کے جامع تھے۔ اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپ کو ملے۔ قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے۔ چنانچہ فرمایا فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البیّنۃ: 04)“ (یعنی اس میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات ہیں۔) ”اور مَا فَرَّطۡنَا فِي الۡكِتٰبِ (الانعام: 39)“ (ہم نے اس کتاب میں کوئی کمی نہیں کی۔) ”ایسا ہی ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ تمام نبیوں کی اقتدا کر۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ امر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک امر تو تشریعی ہوتا ہے جیسے یہ کہا کہ نماز قائم کرو یا زکوٰۃ دو وغیرہ اور بعض امر بطور خلق ہوتے ہیں جیسے يٰنَارُ كُوۡنِيۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ (الانبیاء: 70)۔ یہ امر جو ہے کہ تو سب کی اقتدا کر، یہ بھی خلقی اور کَونی ہے یعنی تیری فطرت کو حکم دیا کہ وہ کمالات جو جمیع انبیاء علیہم السلام میں متفرق طور پر موجود تھے اس میں یکجائی طور پر موجود ہوں اور گویا اس کے ساتھ ہی وہ کمالات اور خوبیاں آپ کی ذات میں جمع ہو گئیں۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 113۔ 114 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آیت خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”چنانچہ ان خوبیوں اور کمالات کے جمع ہونے ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی اور یہ فرمایا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب: 41) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جیسے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔ ”ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت کی ساری خوبیاں اور کمالات تجھ پر ختم ہو گئے اور آئندہ کے لئے کمالات نبوت کا باب بند ہو گیا اور کوئی نبی مستقل طور پر نہ آئے گا۔ نبی عربی اور عبرانی دونو زبانوں میں مشترک لفظ ہے جس کے معنی ہیں خدا سے خبر پانے والا اور پیشگوئی کرنے والا۔ جو لوگ خود براہ راست خدا سے خبریں پاتے تھے، وہ نبی کہلاتے تھے اور یہ گویا اصطلاح ہو گئی تھی۔ مگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو بند کر دیا ہے اور مہر لگا دی ہے کہ کوئی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کے بغیر نہیں ہو سکتا جبتک آپ کی امّت میں داخل نہ ہو اور آپکے فیض سے مستفیض نہ ہو وہ خدا تعالیٰ سے مکالمہ کا شرف نہیں پا سکتا جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا ہے کہ وہ بِدُوں اس امت میں داخل ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے کے بغیر کوئی شرف مکالمہ الٰہی حاصل کر سکتا ہے تو اسے میرے سامنے پیش کرو۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 114۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِيۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ (آل عمران: 32)۔ خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدّعا صرف اس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہئے۔ شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہئے۔ دیکھو مَیں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 124۔125۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔ آجکل کے فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی سیفیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سو تم اُن سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی الگ ایک شریعت بنا لی ہے۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں بلکہ اَور اَور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 125 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نہ کوئی پیر نجات کا باعث بن سکتا ہے نہ کوئی مولوی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع میں ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بندوں کے ایک دوسرے پر حقوق قائم کرنے کا اور ان کا ادراک دلوانے بھی آئے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ اگر تم ایک دوسرے کے حقوق قائم نہیں کرو گے تو نہ ہی خدا تعالیٰ سے تمہارا تعلق ہے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا تعلق ہے۔ اور نہ ہی اسلام سے تمہارا تعلق ہے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امن اور صلح اور بندوں کے حقوق قائم کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس بھیجے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین ہیں ان کا صحیح ادراک پیدا کروایا۔

آپ علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ قرآن کریم نے ہر طبقہ کے حقوق قائم کئے ہیں۔ اسلام کے اس امن اور سلامتی کے اصول کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

”یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دِلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 259)

پھر اس بارے میں آپ مزید فرماتے ہیں:

”یہ بھی عرض کر دینے کے لائق ہے کہ اسلامی تعلیم کے رُو سے دین اسلام کے حصے صرف دو ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اوّل ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے۔ اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو، شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔“

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 281)

پس یہ ہے وہ مقصد جس کو ہر اس شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ہے وہ مقصد جس کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ افسوس کہ اس اصول کو مسلمان بھولے ہوئے ہیں اور یہی وجہ ہے جو اسلامی ممالک میں فتنہ و فساد پھیلا ہوا ہے۔ رعایا اور حکومتیں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہی ہیں۔ ہر شخص ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حکومتیں عوام سے ناجائز مطالبے کرتی ہیں اور عوام حکومت سے ناجائز مطالبے کرتے ہیں۔ اس

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعۡ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ایک پہلو سے سلاطین رعایا پر حکم چلاتے ہیں اور دوسرے پہلو سے رعیّت سلاطین پر حکم چلاتی ہے۔اور جب تک یہ دونوں پہلو اعتدال سے چلتے ہیں تب تک اُس ملک میں امن رہتا ہے اور جب کوئی بے اعتدالی رعایا کی طرف سے یا بادشاہوں کی طرف سے ظہور میں آتی ہے تبھی ملک میں سے امن اٹھ جاتا ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 33)

پس جب تک دونوں طرف سے انصاف نہ ہو، جب تک دونوں طرف سے اپنے فرض پورے کرنے اور دوسرے کا حق دینے کی روح نہ ہو سلامتی اور امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور یہی آجکل جیسے میں نے کہا مسلمان کہلانے والے ممالک کا المیہ ہے۔ ہم احمدیوں نے جس جس ملک میں وہ ہیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے اور انصاف کی حقیقی اسلامی روح سے دنیا کو آشنا کرنا ہے تا کہ امن اور سلامتی قائم ہو اور ایک دوسرے کے حق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔

ایک حقیقی احمدی کو کس طرح حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے۔ پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افترا کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اُکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔ خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلا وجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔نہیں۔ بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اس کے ساتھ شروع نہ کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 105-104۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اعلیٰ اخلاق اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ علیہ السلام نے ہمیں فرمایا کہ: ’’ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تُو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! تُو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔تُو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تُو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ اِن باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ایسا ہی ایک اَور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا وغیرہ ۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا! ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔اس سے بڑھ کر اَور کیا ہوگا کہ وہ اُس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چِڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اُس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔‘‘ (گبر کہتے ہیں جو آتش پرست لوگ تھے) ’’مَیں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا وہی گبر طواف کر رہا ہے۔اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو اُن دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام لانے کا موجب ہو گئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 281-280۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔یہی اخوت اسلامی کا منشاء ہے۔اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوّت بھی ساتھ ہو۔‘‘ یہاں پر احمدیوں کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں کہ ایک تو تمہارے اندر اسلامی اخوّت قائم ہو اور پھر اس سلسلے میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوّت بھی بڑھے۔ آپ نے فرمایا: ’’خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد۔‘‘ فرمایا کہ ’’جو شخص حقوق العباد کی پروا نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امرِ الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 350۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے اور آپکے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو بھی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ہم صحیح اسلامی تعلیم کے پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو یہ باور کرانے والے ہوں کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس پر حقیقی رنگ میں عمل کر کے انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور دنیا میں حقیقی امن کا قیام ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم سب اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ بنگلہ دیش میں سب شاملین جلسہ کو جو اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے ہیں خیریت سے اپنے گھروں کو واپس لے کر جائے اور ان کے گھروں میں بھی ہر لحاظ سے خیریت رکھے۔ بنگلہ دیش کے حالات بھی بعض دنوں میں کافی خراب ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو وہاں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں احمدیوں پر مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور محفوظ رکھے۔اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29 اپریل 2016)

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
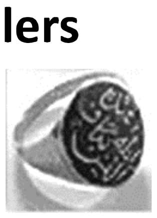
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک، مئی 2016ء

۞4 مئی بروز بدھ لندن سے روانگی اور اسی روز سرزمین ڈنمارک میں ورودِ مسعود ۞ مسجد نصرت جہاں تشریف آوری پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا والہانہ استقبال، بچوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے ۞ مسجد نصرت جہاں کے ساتھ نئے تعمیر شدہ مشن ہاؤس، لائبریری، دفاتر، نماز ہال وغیرہ کا معائنہ اور ہدایات ۞ علاقہ Hvidovre میونسپلٹی کی میئر اور ان کے چار کونسلرز کی حضور پُرنور سے ملاقات ۞ حضور پُرنور کی طرف سے میئر اور کونسلرز کے سوالات کے پُرحکمت جوابات، انہیں اسلام احمدیت کی تبلیغ، قیامِ امن اور دیگر اہم امور پر زرّیں ہدایات ونصائح ۞ ڈنمارک کی سرزمین سے حضور پُرنور کا دوسرا خطبہ جمعہ جو بذریعہ ایم.ٹی.اے. پوری دُنیا میں لائیو نشر ہوا ۞ حضور پُرنور کے ڈنمارک میں ورودِ مسعود کی پرنٹ والیکٹرانک میڈیا میں تشہیر ۞ فیملی ملاقاتیں ۞ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ، مجلس عاملہ کو حضور کی زرّیں ہدایات ونصائح ۞

یہ وقت ہے کہ ہم امن قائم کریں

- اگر ہم اس اصول پر قائم ہوں کہ ہم سب انسان ہیں اور ہم نے انسانی اقدار قائم کرنی ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے تو تب دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے ۞
- احمدیوں نے چونکہ اس زمانے میں آنے والے مسیح علیہ السلام کو مانا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ امن پسند ہوں اور ہر ایک کے ساتھ پیار ومحبت سے پیش آنے والے ہوں اور دوسروں کا خیال رکھنے والے ہوں ۞
- اسلام کہتا ہے کہ دین میں جبر نہیں مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے، مذہب کے حوالہ سے اُسی نے ہی فیصلہ کرنا ہے، انسان کو چاہئے کہ ایک دوسرے کا احترام کرے، انسانی اقدار اہم ہیں انکا خیال رکھیں، مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ پر رہنے دیں، اگر مذاہب والے ایک دوسرے کو ماریں گے، قتل کریں گے تو پھر کون کس مذہب پر چلے گا، پھر مذہب کا کیا فائدہ؟ ایک دوسرے کو مارتے ہوئے سب مرجائیں گے ۞
- یہ بات درست ہے کہ مذہبی آزادی ہے، آزادی رائے ہے، تبلیغ کی، پیغام پہنچانے کی آزادی ہے۔ لیکن اگر یہ آزادی دوسروں کے جذبات مجروح کر رہی ہے تو اس پر کہیں کوئی حد لگانی پڑے گی۔ کوئی راستہ نکالنا پڑے گا تب ہی امن، رواداری اور بھائی چارہ کا ماحول قائم ہوسکتا ہے ۞
- پوپ نے کہا تھا کہ اگر کوئی میرا اچھا دوست ماں کے خلاف گالی دے تو پھر اس کو تیار رہنا چاہئے کہ اسے مُکّا پڑے گا۔ عیسائیوں کو پوپ کی بات سُننی چاہئے۔ پوپ لوگوں کے جذبات کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ اس پہلو سے اصل عیسائیت کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے ۞
- پاکستان میں ہمارے خلاف باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے، بعض ممالک میں قانون تو نہیں لیکن ہمیں اپنے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے اور ہم کھل کر تبلیغ نہیں کرسکتے، چیلنج تو ہر جگہ پر ہیں، جتنا بڑا منصوبہ ہے اتنی ہی زیادہ مشکلات ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہماری ترقی ہو رہی ہے، ہمارا پیغام ایسا ہے کہ ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں ۞

Hvidovre کی میئر اور کونسلرز کی حضور پُرنور کے ساتھ ملاقات اور ان کے سوالات پر حضور پُرنور کے بصیرت افروز جوابات

۞ لجنہ کو سب سے پہلے نمازوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں، نمازیں اور قرآن کریم کی تلاوت یہ سب سے ضروری اور بنیادی چیز ہے ۞ گھروں میں ایم ٹی اے سنیں اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائیں ۞ لڑکوں کو بھی اور لڑکیوں کو بھی عورتیں سنبھالیں، اسی لئے تربیت کا جو شعبہ ہے وہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے سپرد کیا ہے، ماں کے قدموں تلے جو جنت ہے وہ اولاد کی تربیت کی وجہ سے ہی ہے اور صرف لڑکی کی تربیت کے لئے نہیں، لڑکے کی تربیت کی وجہ سے بھی ہے ۞ صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور دیکھیں کہ مسائل کیا ہیں اور کس طرح ہم ان کو حل کرسکتے ہیں اگر آپ صرف اپنے بچوں، گھر والوں، عورتوں اور مردوں کو ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑ دیں تو تربیت کا بہت بڑا حصہ آپ گھر بیٹھے بھی حل کرسکتے ہیں ۞ بات کرتے ہوئے ہمیشہ نرم رویہ رکھیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی سے بات کرو ۞

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح وہدایات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 4، 5، 6 اور 7 مئی 2016 کی مصروفیات

مورخہ 4 مئی 2016 (بروز بدھ)

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکینڈے نیویا کے ممالک ڈنمارک اور سویڈن کے لئے سفر اختیار فرمایا۔

سال 2005ء میں جرمنی کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 ستمبر بروز منگل تا 11 ستمبر بروز اتوار 2005 ڈنمارک کا پہلا دورہ فرمایا تھا۔

سال 2011 میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر میں اپنے ہمبرگ HAMBURG قیام کے دوران 9 اکتوبر 2011 کو صرف ایک دن کے لئے ڈنمارک کے شمال میں آباد شہر NAKSKOV تشریف لائے تھے اور دوسرے مختلف پروگراموں

کے علاوہ یہاں مقیم البانین اور KOSOVO کے احمدی احباب اور فیملیز نے شرف ملاقات پایا تھا۔

ڈنمارک کے اس باقاعدہ دوسرے دورہ کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ ''مسجد نصرت جہاں'' کوپن ہیگن کے ساتھ ایک نیا مشن ہاؤس، دفاتر، وسیع ہالز، لائبریری اور رہائشی حصّے، گیسٹ ہاؤس وغیرہ تعمیر ہوئے ہیں اور ایک مکمل نیا کمپلیکس بنا ہے جس کا افتتاح اس سفر میں ہوگا۔

ڈنمارک کے اس بابرکت سفر کا آغاز 4 رمئی بروز بدھ 2016 کو ہوا۔ دوپہر ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈ کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی ایک خصوصی انتظام کے تحت مکمل ہو چکی تھی۔

ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم اخلاق احمد صاحب (وکالت تبشیر لندن) مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) اور مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص) ایئر پورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو الوداع کہا۔

دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی ایک خصوصی انتظام کے تحت جہاز کے قریب لائی گئی اور پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئی۔

برٹش ایئر ویز کی پرواز BA 818 دو بجکر 35 منٹ پر ہیتھرو (HEATHROW) ایئر پورٹ لندن سے ڈنمارک کے کوپن ہیگن (COPENHAGEN) ایئر پورٹ کیلئے روانہ ہوئی۔

ایک گھنٹہ پچاس منٹ کی پرواز کے بعد ڈنمارک کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بج کر 25 منٹ پر جہاز کوپن ہیگن کے ایئر پورٹ پر اُترا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم تیسری بار ڈنمارک کی سرزمین پر پڑے۔

ڈنمارک کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر کے ساتھ مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک اور مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ ڈنمارک و صدر مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جہاز کے دروازہ کے قریب ہی پارک کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی میں سوار ہوئے اور بغیر کسی بھی امیگریشن پراسز کے یہاں سے جماعتی مرکز ''مسجد نصرت جہاں'' کے لئے روانگی ہوئی۔

چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد نصرت جہاں میں ورود مسعود ہوا۔ احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچیوں کے گروپ استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک اور مکرم فلاح الدین صاحب مبلغ ڈنمارک نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ محترمہ امۃ المنان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈنمارک نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

آج کا دن جماعت ڈنمارک کے لئے بہت بابرکت اور خوشی و مسرت کا دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت اس جماعت کیلئے بہت خیر و برکت کا موجب بنائے۔

بعد ازاں چھ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مسجد نصرت جہاں میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے تعمیر ہونے والے مشن ہاؤس اور دیگر عمارات کا معائنہ فرمایا۔

اس نئے کمپلیکس میں ''مسجد نصرت جہاں'' سے ملحقہ جگہ پر لائبریری، دفاتر، آٹھ واش رومز، دو لابی اور ایک جماعتی کچن تعمیر ہوا ہے۔ نیچے (BASEMENT) میں لجنہ کیلئے نماز سینٹر تعمیر ہوا ہے جس کا رقبہ 210 مربع میٹر ہے۔ اس کے علاوہ لجنہ کا دفتر اور ساؤنڈ سسٹم کا کمرہ اور ایک ٹیکنک روم ہے۔ اس کے علاوہ مسجد نصرت جہاں کے بالمقابل سڑک کے دوسری طرف ایک نہایت پرانا اور خستہ حال Villa سن 1999 میں خریدا گیا تھا۔ اس عمارت کو گرا کر یہاں 363 مربع میٹر پر مشتمل (BASEMENT) تعمیر کی گئی ہے جس میں آٹھ دفاتر ہیں اور 180 مربع میٹر کا ایک وسیع ہال ہے اور ایک سٹور بھی شامل ہے۔

اس بیسمنٹ کے اوپر 120 مربع میٹر کا مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ دو کمروں اور کچن وغیرہ کی سہولت پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس طرح اس VILLA کی جگہ کل 727 مربع میٹر کی عمارات تعمیر ہوئی ہیں۔ سب تعمیرات کو ملا کر مجموعی طور پر 1209 مربع میٹر کی نئی تعمیر ہوئی ہے۔ یہ سارا کمپلیکس بہت ہی خوبصورت ہے۔ معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نصرت جہاں سے ملحقہ دفاتر اور لائبریری کے وزٹ کے بعد نیچے لجنہ کے نماز ہال میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر امیر صاحب ڈنمارک نے بتایا کہ ہال کا ایک حصّہ مسجد سے آگے ہے۔ اس لئے ہال میں دیوار کے ساتھ ایک نشان لگا دیا گیا ہے تاکہ اس سے پچھلی صفوں میں نماز پڑھی جائے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف نشان لگانا کافی نہیں بلکہ باقاعدہ سامنے ایک روک ہونی چاہئے کہ اس سے پیچھے ہی رہنا ہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی اطراف سے بھی عمارت کا معائنہ فرمایا اور امیر صاحب ڈنمارک سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان عمارات کے اس حصّہ میں تشریف لے آئے جہاں بیسمنٹ میں آٹھ دفاتر اور ایک بڑا ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ دفاتر کے معائنہ کے بعد حضور انور ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی منتظر تھیں۔ خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار حاصل کیا اور بچیوں کے گروپ نے کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور قریباً پچیس منٹ یہاں رونق افروز رہے۔ اس دوران بچیاں نظمیں پڑھتی رہیں اور خواتین شرف دیدار سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور نے گیسٹ ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور پھر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

ڈنمارک میں جماعت کے مشن کی ابتداء ستمبر 1958 میں ہوئی جب مکرم سیّد کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ سویڈن سے پہلی مرتبہ ڈنمارک پہنچے۔ اس وقت جماعتی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے لوگوں سے لفٹ لے کر اپنا سفر مکمل کیا۔ کچھ دیر یوتھ ہوسٹل میں رہے۔ بعد میں فیملی گیسٹ کے طور پر مختلف مکانوں میں رہے۔

ڈنمارک کے پہلے مقامی احمدی عبدالسلام صاحب میڈسن ہیں۔ انہوں نے 1958ء میں بیعت کی۔ انہوں نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا اور اعزازی مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد نصرت جہاں'' کا سنگ بنیاد 6 رمئی 1966ء کو رکھا گیا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مکرم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب، چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی، بشیر احمد رفیق صاحب مبلغ انگلستان کی معیت میں، مسجد مبارک قادیان کی اینٹ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پہلے سے ہی بھجوائی ہوئی تھی، بطور سنگ بنیاد رکھی۔

خواتین نے اس مسجد کی تعمیر کیلئے مالی قربانیاں پیش کیں اور یہ مسجد خواتین کے چندوں سے تعمیر کی گئی۔ مسجد کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نام پر ''مسجد نصرت جہاں'' رکھا گیا۔

یہ مسجد فن تعمیر کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے اور اس بہترین نمونے نے پورے ڈنمارک میں شہرت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے پہلے دورہ ڈنمارک میں 21 رجولائی 1967ء بروز جمعۃ المبارک ''مسجد نصرت جہاں'' کا افتتاح فرمایا۔

مکرم میر مسعود احمد صاحب مرحوم مبلغ انچارج ڈنمارک نے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود جگہ کی تلاش اور حصول میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

اس مسجد کی تعمیر پر مجموعی طور پر پانچ لاکھ روپے لاگت آئی۔ یہ تمام رقم احمدی خواتین نے صدر لجنہ مرکزیہ حضرت سیّدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی نگرانی میں اکٹھی کی۔ اکثر نے اپنے سارے کے سارے زیور چندہ میں دے دیئے۔ ابتداء میں رقم کا اندازہ دو لاکھ تھا۔ پھر تعمیر کے ساتھ ساتھ یہ اخراجات بڑھتے رہے اور پانچ لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔ لجنہ نے یہ ساری رقم پوری کر دی۔ ''مسجد نصرت جہاں'' ان مساجد میں سے ایک ہے جو خالصۃً خواتین نے اپنے چندوں سے تعمیر کی ہیں۔

قبل ازیں اس ''مسجد نصرت جہاں'' کے ساتھ ایک چھوٹا سا مشن ہاؤس تھا اور ایک مشترکہ کچن تھا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا دفتر تھا۔ بیسمنٹ میں ایک سٹور اور ایک 32 مربع میٹر کا ہال تھا اور دو چھوٹے واش روم تھے۔ دو چھوٹے کمرے تھے ایک خدام الاحمدیہ کے دفتر کے لئے اور دوسرا کمرہ MTA کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ اس طرح اوپر نیچے ملا کر سارا تعمیراتی رقبہ 201 مربع میٹر بنتا تھا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد کے ساتھ اس ملحقہ تعمیراتی حصہ کو ختم کر کے ایک بڑے حصہ پر نئی تعمیرات ہوئی ہیں اور اسی طرح مسجد کے بالمقابل سڑک کے دوسری جانب بھی بڑی وسیع تعمیرات ہوئی ہیں۔ ان تعمیرات میں دو ہالز، بڑی تعداد میں دفاتر، لائبریری، مشن ہاؤس، مربی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس، سٹور اور متعدد واش رومز وغیرہ ہیں جس کی قدرے تفصیل قبل ازیں گزر چکی ہے۔

5 رمئی 2016ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح سوا چار بجے

مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ دو بجے حضور انور نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ڈنمارک کو ہدایت فرمائی کہ لجنہ کے ہال کی طرف جانے والے جو دونوں راستے ہیں، ایک راستہ پر سیڑھیاں ہیں اور دوسرے راستہ پر RAMP ہے ان دونوں راستوں پر دونوں طرف ریلنگ لگا دیں تا کہ نیچے اُترنے میں سہولت رہے۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں مسجد کے علاقہ HVIDOVRE میونسپلٹی کی میئر WON HELLE ADELBORG صاحبہ نے اپنے چار کونسلرز ANNETTE SJOBECK صاحبہ، MARIA DURHUUS صاحبہ، KENNETH F.CHRISTENSEN صاحبہ اور کاشف احمد صاحب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مؤخرالذکر کاشف احمد احمدی نوجوان ہیں۔

میئر صاحبہ نے تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ اس مسجد کے علاقہ کی میئر ہیں اور باقی میرے ساتھ اس علاقہ کے کونسلرز ہیں۔ ڈنمارک میں ملکی سطح پر آج رخصت کا دن تھا۔ حضور انور نے میئر صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ آج یہاں رخصت کیوں ہے۔ اس پر بتایا گیا کہ آج کرسچن کی رخصت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوئی دوسرا ملک تو اس تاریخ کو رخصت نہیں مناتا اور ہمسایہ ملک سویڈن میں بھی آج کوئی ایسی رخصت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج کل رفیوجی کرائسز کی وجہ سے بارڈر فری نہیں ہیں اور کافی چیکنگ ہو رہی ہے۔ اس پر میئر نے عرض کیا کہ ہمیں بھی اس بات کا افسوس ہے کہ سخت چیکنگ ہو رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم سب کو متحد ہونا چاہئے اور دنیا کے امن پر اپنا فوکس کرنا چاہئے۔ امن کے قیام سے ہی یہ سب مشکلات دور ہوں گی۔ میئر نے عرض کیا کہ یہاں احمدیہ کمیونٹی بہت پُرامن ہے۔ بڑے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اُس مسیح علیہ السلام کو مانا ہے جو اس زمانہ میں آیا ہے اور جس نے یہ اعلان کیا کہ وہ عیسیٰ مسیح کے نقش قدم پر آیا ہے۔ اور جس طرح پہلے مسیح نے عمل کیا اور تعلیم دی میں بھی اسی طرح کروں گا۔ اور میرے ماننے والے بھی اسی طرح کریں گے۔ پس احمدیوں نے چونکہ اس زمانے میں آنے والے مسیح علیہ السلام کو مانا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ امن پسند ہوں اور ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آنے والے ہوں اور دوسروں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

میئر نے عرض کیا کہ حضور انور نے یہ نئی تعمیرات دیکھی ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں کل آیا ہوں۔ کچھ وقت کے بعد میں نے یہ ساری نئی تعمیرات دیکھی ہیں۔ آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے اجازت دی۔ آج ہم جس جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی نئی جگہ ہے اور بڑی اچھی جگہ ہے ورنہ پہلے تو ایسی جگہیں نہیں ہوتی تھیں۔

میئر نے کہا کہ یہ مسجد بڑی خوبصورت ہے اور میرے خیال میں سکینڈے نیویا کی پہلی مسجد ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے فن تعمیر کے لحاظ سے آپ کے ایریا میں یہ خوبصورت بلڈنگ ہے اور یہ بلڈنگ LISTED ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا اب نیچے ایک بڑا ہال بھی تعمیر ہوا ہے۔ آپ اپنا فنکشن بھی یہاں کرسکتی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضور انور آج کل کہاں رہتے ہیں اور دنیا کے ممالک کے دورے وغیرہ کرتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا: میں آج کل لندن میں رہتا ہوں۔ میں دنیا کے مختلف ممالک میں جہاں پر ضرورت ہوتی ہے دورہ پر جاتا ہوں۔ دنیا بھر میں ہمارے مشن ہیں۔ بعض بہت نئے ہیں اور بعض بہت پرانے ہیں۔ جب نئی مساجد اور سینٹرز تعمیر ہوتے ہیں یا کوئی سپیشل پروگرام، EVENTS ہوتے ہیں تو میں جاتا ہوں۔ گزشتہ سال نومبر میں مَیں جاپان گیا تھا وہاں ہماری پہلی مسجد کا افتتاح ہوا تھا۔ تو ایسے خاص مواقع پر میں سفر کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ اس کے علاقہ میں 41 کونسلرز ہیں اور علاقہ کی آبادی 55 ہزار ہے اور ان میں سے 35 ہزار ووٹ دینے کے اہل ہیں جن کی عمر 18 سال یا اس سے زائد ہے جو ووٹر لسٹ میں شامل ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ آپ کے علاقہ کی آبادی کا تیسرا حصہ 18 سال کی عمر سے کم ہے۔ اس لحاظ سے آپ کے نوجوان کم ہو رہے ہیں۔ اپنی نوجوان نسل کی تعداد بڑھائیں۔ آپ کو اپنی فیملیز بڑھانی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کا یہ علاقہ بہت اچھا ہے، تازہ ہوا ہے اور خوشگوار فضا ہے۔ ایک اچھا ماحول ہے۔

ایک خاتون کونسلر ماریہ صاحبہ نے سوال کیا کہ آپ کو اسلام کی تبلیغ اور امن کے قیام کے لئے کیا چیلنج درپیش ہیں اور آپ کی پرسی کیوشن بھی ہو رہی ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اسلامی ممالک خاص کر پاکستان میں ہمارے خلاف حکومتی طور پر پرسی کیوشن ہو رہی ہے۔ باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ بحیثیت مسلمان عمل نہیں کر سکتے اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہ باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔

دوسرے ممالک انڈونیشیا، ملائیشیا وغیرہ میں حکومتی سطح پر کوئی ایسا قانون تو نہیں ہے لیکن ہم کو اپنے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے اور ہم کھل کر تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ان ممالک میں ہماری کمیونٹی مسلسل بڑھ رہی ہے اور لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

افریقی ممالک میں، ساؤتھ امریکن ممالک میں ہماری تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ چیلنج تو ہر جگہ پر ہیں اور یہ گیم کا حصہ ہیں۔ جب فٹ بال کھیلیں تو کامیابی کے حصول کیلئے کوشش کرنی پڑتی ہے اور دوسری طرف سے مشکلات سامنے آتی ہیں۔ تو جتنا بڑا منصوبہ ہے، ہدف ہے اتنی ہی زیادہ مشکلات ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہماری ترقی ہو رہی ہے۔ ہر سال پانچ لاکھ سے زائد لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور یہ ساری دنیا سے شامل ہوتے ہیں۔ اور یہ شامل ہونے والے امن پسند لوگ ہیں۔ اگر آپ کا پیغام اچھا ہے، محبت والا ہے تو قبول کیا جاتا ہے۔ اگر اچھا نہ ہوتا تو ردّ کر دیا جاتا۔

لیکن یہ جو شدت پسند لوگ ہیں اور ان کا جو شدت پسند پیغام ہے اس نے وقتی طور پر کچھ حد تک ATTRACT کیا ہے۔ لیکن لمبا عرصہ اس کی کشش نہیں رہ سکتی۔ اب جو نوجوان یورپ سے جا کر ان تنظیموں کے ساتھ شامل ہوئے ہیں تو جب کچھ عرصہ بعد ان کو اصل حقیقت کا پتہ چلا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ اب اس صورتحال سے باہر نکلیں۔ لیکن ان کو واپس آنا مشکل لگ رہا ہے۔ اسی تگ و دو میں یا تو مارے جاتے ہیں اور یا ان جہادی تنظیموں کے مظالم کا نشانہ بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا پیغام ایسا ہے کہ لاکھوں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ عرب ممالک میں ہماری حکومتی سطح پر بھی اور وہاں کے علماء کی طرف سے بھی مخالفت ہے۔ لیکن اس کے باوجود عرب ممالک میں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

ایک کونسلر نے کہا کچھ نہ کچھ تو آپ لوگوں کو خطرہ ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں پاکستان میں، خود بھی قید رہا ہوں۔ مجھ پر یہ الزام تھا کہ ایک بس اسٹینڈ کے قریب ایک بورڈ پر قرآن کریم کی آیت کو مٹانے کی کوشش کی ہے جو کہ سراسر غلط تھا۔ تو اس طرح مخالفین بغیر کسی ثبوت کے الزامات لگاتے ہیں اور پھر پرسی کیوشن بھی ہوتی ہے۔

اس پر کونسلر نے عرض کیا کہ یورپ میں رہتے ہوئے میرے لئے ایسی پرسی کیوشن کے بارہ میں سوچنا بھی مشکل ہے۔ یہاں ہم آزاد ہیں۔ مذہبی آزادی ہے۔ بات کرنے کی، تبلیغ کرنے کی آزادی ہے۔ جس طرح چاہیں بات کر سکتے ہیں اور اپنے اعمال کا اظہار کر سکتے ہیں

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگرچہ یہاں بات کرنے کی آزادی ہے لیکن آپ ANTI-SEMITIC ایکشن ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہودیوں کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ جرمنی میں یہ قانون ہے کہ تم کسی ملک کے سربراہ کو استہزا کا نشانہ نہیں بنا سکتے۔

ابھی ترکش صدر کا کارٹون بنایا گیا تو جرمن چانسلر نے کہا کہ یہ قانون کے خلاف ہے۔ چنانچہ جس نے ایسا کیا اس کے خلاف مقدمہ شروع کر دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بات درست ہے کہ مذہبی آزادی ہے، آزادی رائے ہے، تبلیغ کی، پیغام پہنچانے کی آزادی ہے۔ لیکن اگر یہ آزادی دوسروں کے جذبات مجروح کر رہی ہے تو اس پر کہیں کوئی حد لگانی پڑے گی۔ کوئی راستہ نکالنا پڑے گا تب ہی امن، رواداری اور بھائی چارہ کا ماحول قائم ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو بات میں نے آزادی رائے کے حوالہ سے کی ہے اس پر ہر عقلمند آدمی مجھ سے اتفاق کرے گا۔ کیتھولک پوپ نے کہا تھا کہ اگر کوئی میرے اچھے دوست ماں کے خلاف گالی دیں تو پھر اس کو تیار رہنا چاہئے کہ اسے مکا پڑے گا۔ عیسائیوں کو پوپ کی بات سننی چاہئے۔ پوپ لوگوں کے جذبات کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ اس پہلو سے اصل عیسائیت کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مغربی دنیا میں اظہار آزادی کی یہ انتہاء ہے کہ دوسرے کا مذاق اڑا دیتے ہیں۔ کارٹون بنا کر مذاق کرتے ہیں اور مسلمان دنیا میں آزادی کے نام پر یہ انتہاء ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے۔ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کا قتل و غارت ہو جاتا ہے یہ وقت ہے کہ ہم امن قائم کریں۔

اسلام کہتا ہے کہ دین میں جبر نہیں مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مذہب کے حوالہ سے اُسی نے ہی فیصلہ کرنا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ایک دوسرے کا احترام کرے، انسانی اقدار اہم ہیں ان کا خیال رکھیں۔ مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ پر رہنے دیں۔ اگر مذاہب والے ایک دوسرے کو ماریں گے، قتل کریں گے تو پھر کون، کس مذہب پر چلے گا۔ پھر مذہب کا کیا فائدہ؟ ایک دوسرے کو مارتے ہوئے سب مرجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اس اصول پر قائم ہوں کہ ہم سب انسان ہیں اور ہم نے انسانی اقدار قائم کرنی ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے تو تب دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضور کب سے خلیفہ ہیں، حضور انور نے فرمایا کہ میں گذشتہ 13 سال سے اس منصب پر ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں 2005 میں یہاں آیا تھا۔ اُس وقت یہ بلڈنگ نہ تھی۔ اب یہاں نئی تعمیرات ہوئی ہیں۔ یہاں ہماری

لوکل کمیونٹی ہے۔ بہت سے لوگ ،فیملیز انتظار میں ہیں وہ مجھے ملیں گے اور میں ان سے ملوں گا۔ جیسے لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں اور پیاروں سے ملتے ہیں اور آپس میں مل کر خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہماری ملاقاتیں ہوں گی۔

میئر اور کونسلرز کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر ان سبھی مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج 25 فیملیز کے 84 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز ڈنمارک کے درج ذیل علاقوں سے آئی تھیں۔ Hvidovre, Broendby, Albertslund, Amager, Aarhus, Copenhagen

آج ملاقات کرنے والوں میں بعض فیملیز ،خاندان ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل رہے تھے۔ان کے جذبات ،احساسات اور خوشی ومسرت کا اظہار ان کے چہروں سے عیاں تھا۔سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھے کہ آج ان کی زندگی میں پہلی بار ایسا بابرکت دن آیا کہ انہوں نے خلیفۃ المسیح کے قرب میں چند لمحات گزارے۔ اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور سعادتوں کو دائمی بنادے اور ہماری نسلیں بھی ان برکتوں سے فیض پائیں۔آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

6 مئی 2016 (بروز جمعۃ المبارک)

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور ڈنمارک کی سرزمین سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دوسرا خطبہ جمعہ تھا جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں live نشر ہو رہا تھا۔اس سے پہلے گیارہ سال قبل 9 ستمبر 2005 کو حضور انور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا جو MTA پر براہ راست live نشر ہوا تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے ڈنمارک کی جماعتوں کے علاوہ ناروے، بنگلہ دیش ،سویڈن ،سپین، جرمنی، کینیڈا، برطانیہ اور بیلجیئم کی جماعتوں سے احباب جماعت بڑی تعداد میں ڈنمارک پہنچے تھے۔

مسجد کے علاوہ دونوں بڑے ہالز اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور مجموعی طور پر حاضری چھ صد سے زائد تھی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا ڈینش زبان میں یہاں مقامی طور پر براہ راست ترجمہ کیا گیا۔ یہ خطبہ جمعہ تین بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں 28 فیملیز اور خاندانوں کے 91 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہر فیملی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل علاقوں سے آئی تھیں۔ Broendby, Hvidovre, Copenhagen, Amager, Albertslund، یولینڈ (Jutland) اور نارتھ شی لینڈ (North Sealand) اسکے علاوہ ناروے سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بھی کوریج ہو رہی ہے۔ ڈنمارک کے نیشنل T.V چینل DR نے اپنی 6 مئی 2016ء کی شام 9 بجے کی خبروں میں جماعت کے حوالے سے خبر نشر کی۔خبر میں بتایا گیا کہ آج سے ٹھیک 50 سال قبل 6 مئی 1966ء کو ڈنمارک کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔اس کے ساتھ ہی اس وقت کی video کی جھلکیاں بھی دکھائی گئیں جس میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کو سنگ بنیاد رکھتے ہوئے دکھایا گیا۔

خبر میں بتایا گیا کہ آج مسجد نصرت جہاں میں یہ دن منایا جارہا ہے۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ T.V چینل پورے ملک میں دیکھا جاتا ہے۔اس نیشنل T.V چینل کے اس پروگرام کو دیکھنے والوں کی تعداد ساڑھے چار لاکھ ہے۔

ڈنمارک کے T.V-2 پر مسجد نصرت جہاں سے live دومنٹ کی نشریات ہوئیں۔ اس میں مسجد کے حوالے سے سوالات کئے گئے جس کے جواب میں انہیں بتایا گیا کہ یہ مسجد پچاس سال سے یہاں قائم ہے اور معاشرہ میں امن پھیلانے کا موجب رہی ہے۔ ہمسایوں کے حوالے سے بتایا گیا کہ ہمیشہ پیار اور محبت کا تعلق سب کے ساتھ رہا ہے اور رواداری کے ساتھ یہ سارا عرصہ گزرا ہے۔مزید یہ بتایا گیا کہ آج اسی حوالہ سے ہماری جماعت کے خلیفہ نے یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ہے۔جس میں ہمارے خلیفہ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمام احمدی سب کیلئے نمونہ بن کر رہیں اور دوسروں کے حقوق ادا کریں۔ آخر پر جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ کیا آپ کے خیال میں یہ مسجد آج سے پچاس سال بعد بھی قائم رہے گی جس پر انٹرویو دینے والے نوجوان نے جواب دیا کہ انشاء اللہ۔ یہاں سو سال بعد بھی مسجد موجود ہوگی۔

اس T.V چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد 2 ملین ہے۔مسجد کے علاقہ کے لوکل اخبار ”Hvidovre Avis“ کا نمائندہ جمعہ کے موقع پر مسجد نصرت جہاں آیا۔اس نے اس موقع کی تصاویر لیں اور خطبہ جمعہ کے نوٹس بھی لئے۔ اس اخبار کی اشاعت ہفتہ وار پچاس ہزار کی تعداد میں ہوتی ہے۔اس لئے اگلے ہفتہ کے شمارہ میں انشاء اللہ جماعت کے حوالے سے خبر نشر ہوجائے گی۔

7 مئی 2016 (بروز ہفتہ)

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ،رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ان خطوط ، رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایت سے نوازا۔حضور انور کے یہاں قیام کے دوران لندن مرکز اور دیگر ممالک سے جو ڈاک ،ای میلز ،فیکسز موصول ہو رہی ہیں حضور انور روزانہ انہیں ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز وانفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز ڈنمارک جماعت کے درج ذیل بارہ حلقوں سے آئی تھیں۔

Hvidovre, Broendby, Albertslund, Amager, Aarhus, Jutland, Fredriksvaerk, Odense, Haslev, Vallensbaek, Taastrup، کوپن ہیگن، علاوہ ازیں جرمنی سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور

ارشاد حضرت امیر المومنین

”انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12 فروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ بعدازاں صدر لجنہ نے عاملہ کا تعارف کروایا۔ حضور انور کے مجالس اور تجنید کے بارہ میں دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد چھ ہے جن میں سے پانچ مجالس ریگولر رپورٹس دیتی ہیں اور ڈنمارک لجنہ کی تجنید 180 ہے اور ناصرات کی تعداد 35 ہے۔ جبکہ 24 بچیاں سات سال کی عمر سے چھوٹی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری تربیت سے ان کے شعبہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کو سب سے پہلے نمازوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ آپ ایک تو ماؤں کو کہہ دیں کہ گھروں میں نماز پڑھیں اور تلاوت قرآن کریم کریں۔ نمازیں اور قرآن کریم کی تلاوت یہ سب سے ضروری اور بنیادی چیز ہے۔ پھر یہ کہ گھروں میں ایم ٹی اے سنیں اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائیں۔ ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے خطبہ جمعہ میں بھی کہا تھا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ میرے خطبات ہر گھر میں، ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا جو سننا چاہے سن سکتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ تھی کہ کم ازکم خطبہ تو سن لیا کریں۔ اور اگر یہ نہیں تو خطبہ کا خلاصہ نکال لیا کریں۔ اور ڈینش زبان میں ترجمہ کرکے اپنی ممبرات کو پہنچائیں۔ حضور انور نے فرمایا: خطبات کا اگر ڈینش ترجمہ نہیں ہوتا تو اپنے مربی صاحب سے لیکر لجنہ تک پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کا شعبہ، اگر سیکرٹری ایم ٹی اے اور شعبہ اشاعت کے ساتھ ملکر پروگرام بنائیں اور جائزہ لیں کہ اس ہفتہ میں یا اس مہینہ میں ایم ٹی اے پر کون کون سے پروگرام آرہے ہیں ان میں سے کون سے اچھے اور فائدہ مند ہو سکتے ہیں تو پھر یہ پروگرام اپنی لجنہ کو سنائیں۔ جن کو اردو میں سمجھ نہیں آتی ان کو انگلش میں سنا دیا کریں۔ یہاں کی زبان جاننے والی لڑکیوں کو اپنی ٹیم میں شامل کریں۔ اس کام کے لئے ٹیمیں بنائیں تاکہ آپ کی اگلی نسلیں تباہ نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نوجوان بچیاں ہیں اور نوجوان بچے ہیں، لڑکوں کو بھی اور لڑکیوں کو بھی عورتیں سنبھالیں۔ مرد تو نہیں سنبھالیں گے۔ اسی لئے تربیت کا جو شعبہ ہے وہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے سپرد کیا ہے۔ آپؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ماؤں کے قدموں تلے جنت ہے یہ تربیت کی وجہ سے ہی فرمایا ہے۔ ماں کے قدموں تلے جو جنت ہے وہ اولاد کی تربیت کی وجہ سے ہی ہے۔ اور صرف لڑکی کی تربیت کے لئے نہیں، لڑکے کی تربیت کی وجہ سے بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور دیکھیں کہ مسائل کیا ہیں اور کس طرح ہم ان کو حل کرسکتے ہیں۔ اگر آپ صرف اپنے بچوں، گھر والوں، عورتوں اور مردوں کو ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑ دیں تو تربیت کا بہت بڑا حصہ آپ اپنے گھر بیٹھے بھی حل کرسکتے ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری ناصرات سے بچیوں کی تعداد دریافت فرمائی جس پر سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ کل 34 ناصرات ہیں۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: ان کے لئے تو وقف نو کا نصاب ہی کافی ہے۔ اب تو 21 سال تک کی عمر کیلئے نصاب بن گیا ہے۔ اگر تمام لجنات کو پڑھا دیا جائے تو سب کے لئے کافی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کے لئے دلچسپی کے سامان پیدا کریں۔ اپنے ہمسایہ ممالک کی مثالیں لیں۔ وہاں سے لجنہ اور بچیوں کے گروپس مجھے ملنے کے لئے لندن آتے ہیں۔ آپ بھی لندن آنے کا پروگرام بنائیں۔ لجنہ اور ناصرات کو میرے پاس لے کر آئیں۔ اس کے لئے کوشش کریں۔ اور ماؤں سے میٹنگز کریں۔

حضور انور نے فرمایا: بات کرتے ہوئے ہمیشہ نرم رویہ رکھیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی سے بات کرو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صنعت و حرفت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں کو دستکاری کا کام سکھائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بڑی عمر کی عورتوں کو زبان سکھائیں اور ان کو بوڑھی عورتوں کے پاس لے جائیں۔ ان کا حال احوال پوچھیں۔ اس طرح ان کی باتیں سن کر ان کو بھی زبان آجائے گی۔ حضور انور نے فرمایا جو میں آپ کو مختلف ہدایات دے رہا ہوں ان میں سستی نہ کریں۔ نوجوان پڑھی لکھی بچیاں ہیں ان کو اپنے ساتھ شامل کریں۔ اور یہاں کی زبان جاننے والی ممبرات کو ان کاموں پر لگائیں۔

سیکرٹری صحتِ جسمانی سے حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کو متحرک کریں۔ کھیلوں کے لئے جگہ لیں اگر لجنہ کا ہال ہے تو ان کو ٹیبل ٹینس کھلوائیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر سیکرٹری کا ایک مقصد ہے، اس کے فرائض ہیں۔ اس کا باقاعدہ لائحہ عمل ہونا چاہئے۔ بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری ضیافت سے ان کے شعبہ اور کام کے حوالے سے دریافت فرمایا۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری تجنید نے ڈنمارک کی لجنہ اور بچیوں کی کل تجنید 239 بتائی۔ اسی طرح سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ڈنمارک میں اشاعت کا کوئی خاص کام نہیں ہے۔ صرف اگر کوئی کتاب وغیرہ حاصل کرنی ہو تو وہ منگوائی جاتی ہے۔

محاسبہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ وہ سیکرٹری مال کے ساتھ رسیدوں کی جانچ پڑتال کرتی ہیں۔

سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا سالانہ بجٹ 56 ہزار کرونر ہے۔ جبکہ سالانہ اجتماع کا بجٹ 9 ہزار کرونر ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری تبلیغ کو فرمایا کہ یہاں عرب بھی ہیں، سیرین لوگ بھی ہیں اور پُرانے لوگ بھی ہیں۔ ایسٹرن یوروپ سے آئے ہوئے لوگ بھی ہیں اور پھر مقامی ڈینش بھی ہیں۔ ان سب لوگوں میں بھی پروگرام بنائیں کہ کس طرح ان کو تبلیغ کرسکتے ہیں۔ کس طرح ان سے رابطے اور تعلقات بڑھائے جاسکتے ہیں اور ان تک پیغام پہنچایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی ایسا شعبہ یا کام جس کا لجنہ کے کانسٹی ٹیوشن میں ذکر نہیں ہے تو معاون صدر بنا کر اس کے سپرد وہ کام کردیں۔

حضور انور نے اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے بارے میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ پڑھی لکھی لڑکیوں کو اکٹھا کریں۔ کام کے لئے مختلف طریقے اپنائیں۔ خود مختلف طریقے ایکسپلور کریں اور ان کو جماعت سے منسلک کریں۔

سیکرٹری تبلیغ نے لجنہ کے زیر انتظام اوپن ہاؤس کا ذکر کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو گائیڈ لائن کے لئے جہاد کے بارہ میں میرے کئی مضمون مل جائیں گے۔ ابھی جو میں نے حال ہی میں یوکے کی پیس کانفرنس میں ایڈریس کیا تھا۔ کرنٹ ایشوز آپ کو اسی میں مل جائیں گے۔ میں نے اس میں کئی پروفیسرز، رائیٹرز وغیرہ کے ریفرنس کوٹ کئے تھے۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کہ نصاب پر عمل کروانے کے لئے کیا کام ہوا ہے؟ 239 لجنات میں سے اگر 116 یا 117 تک نصاب پہنچا دیں تو بڑی کامیابی ہے۔ جس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ وہ تمام لجنات کو ای میل پر نصاب بھجواتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اس کی فیڈ بیک آنی چاہئے کہ پڑھا ہے یا نہیں۔ آپ کو ہر ایک سے رپورٹ لینی چاہئے۔ صرف بھجوا دینا کافی نہیں۔ جب تک آپ کا لجنہ کی ممبرات سے، ہر ایک سے ذاتی طور پر رابطہ اور تعلق نہیں ہوگا ان کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ یہ ہماری عہدے دار ہیں، یہ ہماری نمائندہ ہے۔ اگر یہ احساس ہو جائے کہ آپ ہر ایک کی ہمدرد ہیں تو پھر رابطہ خود بڑھ جائے گا۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: کہ بنیادی بات یہ ہے کہ ہر ایک کو کشتی نوح پڑھنی چاہئے اس کا ڈینش ترجمہ کرکے سب کو دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ تعلیم و تربیت کا کام ہے کہ لڑکیوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دعویٰ کے بارہ میں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسیح و مہدی کے ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی ہے۔ زیر تبلیغ لڑکیوں کو بتائیں کہ کس قسم کی نبوت کا دعویٰ ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے ملک کی ضروریات کے مطابق نصاب تیار کریں اور دیکھیں کہ کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ تاریخ اسلام اور احمدیت کی بنیادی تعلیم دیں۔ اس کے علاوہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی کتاب کا ڈینش ترجمہ کروائیں۔ اس کے مطالعہ سے لڑکیوں کو پتا چل جائے گا کہ گھروں میں کس طرح رہنا ہے۔ شادیوں کو کس طرح قائم رکھنا ہے۔ بچوں کی تربیت کس طرح کرنی ہے اور صبر اور برداشت کتنی ہونی چاہئے۔

شعبہ وقف نو کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کا سلیبس جماعتی طور پر ہوگا۔ معاونہ صدر بنا کر لڑکیوں کے اجلاسات کروائے جائیں۔ اب تو 21 سال تک کا سلیبس آگیا ہے۔ مائیں بھی اسے پڑھیں۔ معاونہ صدر اپنے اجلاسات کا انتظام لجنہ سیکرٹری کے ذریعہ کرے گی۔ لڑکیاں، لڑکوں میں نہیں بیٹھیں گی۔

میٹنگ کے آخر پر صدر لجنہ نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں مسجد میں لجنہ کے لئے جگہ کی کمی کا اظہار کیا۔ جس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ لکھ کردیں۔ اور فرمایا کہ صدر لجنہ مجھے ڈائریکٹ اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ذیلی تنظیمیں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ جماعت کا پہیہ چلتا رہے۔ اور ترقی ہوتی رہے۔ چاروں پہیے چلتے رہیں گے تو ترقی ہوتی رہے گی۔ اگر چاروں شعبے جماعتی نظام کے ساتھ، لجنہ بھی، انصار بھی اور خدام بھی مستعد ہو جائیں تو ترقی بہت بڑھ جاتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

”کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مارچ 2016ء بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ عصمت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نصرت اللہ ناصر چوہدری صاحب مرحوم، ہنسلو ساؤتھ، یوکے)

10 مارچ 2016 کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ شیخ میراں بخش صاحب آف کڑیاں والا کی پوتی اور حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ کی بہو تھیں۔ 1975 میں شادی کے بعد انگلستان آئیں۔ بہت نیک، صالحہ اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم شجر احمد صاحب فاروقی سیکرٹری AMJ کی ممانی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم حکیم محمد رفیع ناصر صاحب

(آف ناصر دواخانہ، ربوہ)

26 فروری 2016 کو 88 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ربوہ کے ابتدائی رہائشیوں میں سے تھے۔ ہجرت کے بعد ربوہ میں ناصر دواخانہ کے نام سے اپنا کاروبار کرتے رہے اور اچھی شہرت پائی۔ مرحوم کو خلافت اور نظام سلسلہ سے اطاعت اور پیار کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں لمبا عرصہ لندن آتے رہے اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں رضاکارانہ خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کی خاص پابندی کرتے۔ مالی قربانیوں میں نمایاں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ غریبوں اور مستحق افراد کی مالی معاونت کرنے والے نیک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم عبدالسمیع حامی صاحب کو ربوہ میں بطور صدر محلّہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

(2) مکرمہ امۃ الرشید نرگس صاحبہ

(اہلیہ مکرم ایوب ساجد صاحب واقف زندگی، قادیان)

24 فروری 2016 کو 62 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم یونس احمد اسلم صاحب مرحوم درویش قادیان کی بیٹی اور مکرم شفیع احمد اسلم صاحب مجاہد ملکانہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مالی قربانیوں میں پیش پیش اور خدمت دین کے جذبے سے سرشار تھیں۔ آپ کم گو، مہمان نواز اور غریبوں کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔ اپنے واقف زندگی خاوند کے کاموں میں پوری وفا کے ساتھ شریکِ کار رہیں اور بچوں کی نیک تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم اعجاز الرحمٰن صاحب عملہ حفاظت خاص لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم میاں محمد عالم بھٹی صاحب (سابق باڈی گارڈ، ابن مکرم میاں غلام حسین صاحب، ربوہ)

11 ستمبر 2015 کو ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور بروقت چندہ جات کی ادائیگی کرنے والے نیک باوفا آدمی تھے۔ آپ حضرت میاں غوث محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ بطور باڈی گارڈ خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت اماں جانؓ کی بھی خدمت کا موقع نصیب ہوا۔ دفاتر تحریک جدید میں بھی بطور کارکن خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(4) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الرؤف صاحب، سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

16 جنوری 2016 کو 78 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں فتح محمد صاحب آف ڈیرہ غازی خان کی نسل سے تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور چندہ جات میں باقاعدہ تھیں اور خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عطاء الرحمٰن مبشر صاحب آڈیٹر تحریک جدید کی والدہ تھیں۔

(5) مکرم چوہدری ظہور الدین احمد صاحب، آف جرمنی

(ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب ننگلی مرحوم)

28 فروری 2016 کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مہر نظام الدین صاحب کے پوتے اور حضرت منشی عبد الحیٔ سنوری صاحبؓ کے نواسے تھے۔ آپ کو خلافت سے گہری محبت تھی اور جماعتی خدمت کا خاص جذبہ رکھتے تھے۔ 9 سال تک بطور صدر حلقہ اور دیگر جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ نہایت ملنسار اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار بے لوث انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی بیوہ کو بطور جنرل سیکرٹری لجنہ جرمنی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ مکرم احسان احمد خان صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ کے ماموں تھے۔

(6) مکرم شیخ لطیف اکمل صاحب

(ابن مکرم شیخ سردار علی صاحب آف ربوہ)

30 نومبر 2015 کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری وابستگی تھی۔ چندہ جات نہایت خوش دلی سے ادا کرتے تھے۔ مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔ جس کمپنی میں ملازم تھے اس میں کئی احمدی نوجوانوں کو نوکریاں دلوائیں۔

(7) مکرمہ منیہ العطاوی صاحبہ (آف تیونس)

گزشتہ دنوں بعارضہ کینسر 57 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے دو سال قبل بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ اہل خانہ ان کی بیعت سے خوش نہ تھے لیکن آپ ایمان پر آخر دم تک ثابت قدم رہیں۔ مرحومہ خلافت اور جماعت سے گہری محبت رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔

(8) مکرم محمد موسیٰ صاحب (ابن مکرم محمد علی صاحب، گوٹھ جمال پور ضلع خیر پور، سندھ)

8 جنوری کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، دعا گو اور خاموش طبع نیک انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(9) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب آف لاہور)

23 دسمبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب کو نصرت جہاں سکیم کے تحت چار سال تک بطور ٹیچر وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خطبہ نکاح اور
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم رجنوری 2014ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ صدف محمود بنت مکرم خالد محمود صاحب کا ہے جو عزیزم محی الدین احمد شمس کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ دونوں خاندان جن کا رشتہ آج طے ہو رہا ہے کسی نہ کسی رنگ میں ان کا صحابہ سے تعلق ہے۔ لڑکی کے پڑنانا یا والدہ کے نانا یا پڑنانا مکرم حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری تھے اور لڑکے کے دادا حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے۔ اس کے علاوہ لڑکی کے دادا بھی، باقی خاندان بھی اللہ کے فضل سے بڑے اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں یہ رشتے جوطے پاتے ہیں ان کیلئے ایک بنیادی چیز ہر نئے قائم ہونے والے رشتے کو یاد رکھنی چاہئے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں مقدم ہونی چاہئے اور وہ اسی صورت میں ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے احکامات پر عمل ہو۔ شادی بیاہ کے متعلق جو احکامات ہیں، ایک دوسرے کے حقوق کے متعلق جو احکامات ہیں ان پر عمل ہو اور خاص طور پر ایسے رشتے جن کے خاندان میں صحابہ پیدا ہوئے یا جو صحابہ کی اولاد ہیں ان کو تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انہوں نے اس بات کو سنبھال کر رکھنا ہے اور اس کے معیار کو بلند رکھنا ہے جو ان کے آباؤ اجداد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے، دستی بیعت کر کے، آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھی۔ اور وہ بات یہی تھی کہ ایک تقویٰ تھا جس کو انہوں نے قائم رکھا اور اس کے معیار بلند رکھنے کی کوشش کی۔

حضرت مولانا شمس صاحب خود بھی صحابی تھے، ان کے والد بھی صحابی تھے اور جماعت کے پایہ کے بزرگوں میں سے تھے۔ جن تین افراد کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ''خالد احمدیت'' کا خطاب دیا اس میں ایک وہ بھی تھے۔ شروع میں یہاں انیس سو تینتالیس چوالیس میں اس مسجد کے امام بھی رہے اور اسی طرح عرب ممالک میں بھی انہوں نے بطور مبلغ کے کام کیا اور بڑی قربانیاں دیں، ماریں بھی کھائیں، جسمانی قربانیاں بھی دیں، جذبات کی قربانیاں بھی دیں، مالی قربانیاں بھی دیں۔ پس یہ باتیں ہمیشہ ان اولادوں کو یاد رکھنی چاہئیں جن کے آباؤ اجداد میں سے ایسے بزرگ پیدا ہوئے۔

اللہ کرے کہ یہ لوگ بھی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنے والے ہوں اور اپنی نسلوں میں بھی یہ بات پیدا کرنے والے ہوں کہ ہم ان بزرگوں کی اولاد ہیں، ان سے منسوب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے، سننے اور ماننے کی توفیق عطاء فرمائی اور بڑی قربانیاں بھی دیں اور یہی ایک بہت بڑا مقصد ہے جس کو ایک نیک جوڑے کو شادی کے وقت پیش نظر رکھنا چاہئے کہ دنیاوی فوائد تو حاصل ہو جاتے ہیں لیکن شادیوں کے ساتھ دینی فوائد بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور ان باتوں کو پیش نظر رکھنا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ کرے یہ قائم ہونے والا رشتہ ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اب ان چند الفاظ کے ساتھ میں نکاح کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ نکاح کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7836: میں تبسم انور زوجہ مکرم محمد ایوب ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد، ضلع کلگام، صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12راپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1840 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر اقبال لون　　الامۃ: تبسم انور　　گواہ: محمد ایوب ڈار

مسل نمبر 7837: میں نازیہ شکیل بنت مکرم شکیل احمد ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد، ضلع کلگام، صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 عدد سونے کی بالیاں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر اقبال　　الامۃ: نازیہ شکیل پڈر　　گواہ: شاہینہ فردوس

مسل نمبر 7838: میں مسعود احمد ولد مکرم منظور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان رٹائرڈ عمر 60 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: 4C-Tami Enclave، جامعہ نگر، کدرو، رانچی، صوبہ جھارکھنڈ، مستقل پتہ: بلّاری، بانکا، صوبہ بہار، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15رمارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک فلیٹ واقع جامعہ نگر، کدرو، رانچی قیمت اندازاً 30 لاکھ روپئے، جس میں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ برابر کی حصہ دار ہیں، 12.50 لاکھ روپئے فکس ڈپوزٹ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/5700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مدثر یاسین　　العبد: مسعود احمد　　گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 7839: میں این۔ فاطمہ طوبیٰ بنت مکرم او۔ ایم۔ نظام الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن میلا پالم ضلع ترونیل ویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے۔ خلیل احمد　　الامۃ: این۔ فاطمہ طوبیٰ　　گواہ: جے۔ جے۔ ناصر احمد

MBBS IN BANGLADESH
Session 2016-17
Recognized By BM & DC, MCI, WHO/IMED
Lowest Packages Payable in 6 Easy Installments
Fee Direct Paid to the Collage
Education at Par with India
Good Hostel Facility Separately For Boys & Girls
Good Infrastructure with Own Hospitals
Secure Enviromwnt
ADMISSION AVAILABLE IN WOMEN'S MEDICAL COLLEGES
Lowest package starts from 30,000 USD, INR 20 LAC (Approx)
Including Hostel for 5 Years (As per last year package)
Fee directly to be paid to college
Contact with Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
(An ISO 9001 : 2008 Certified Consultancy)
Qureshi Building Opp.Akhara Building, Budshah Chowk, Sgr-190001, Kmr, Ind
E-Mail : needseducation@outlook.com
(M) : +91-9419001671 / 9596580243

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ　الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اعلان نکاح

☆ خاکسار کے بیٹے عزیز فاتح شریف آف بنگلور کا نکاح عزیزہ نزہت وانی بنت مکرم نصیر الدین وانی صاحب ریٹائرڈ ڈی آئی جی آف فیض آباد کالونی سری نگر کے ساتھ چار لاکھ روپئے حق مہر پر مکرم فاروق ناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے 15/اپریل 2016 کو مسجد نور فیض آباد کالونی سری نگر میں پڑھایا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایم بشریف عالم، ریٹائرڈ آئی۔اے۔ایس، بنگلور)

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے
آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ○ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

جاتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں mta عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔ تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹیلی ویژن چینل دیکھنے بھی ہیں تو پھر اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے کہ خود ماں باپ بھی اس کی احتیاط کریں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ پھر وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بیہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کہ یہ صرف بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف لے جاتے ہیں اس طرف لے جاتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا ہوتی ہے لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم۔ٹی۔اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم۔ٹی۔اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ اس سے جو بھی عمل کرے گا یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا اس سے شیطان سے بھی دوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہو گی۔ گھروں کے سکون بھی ملیں گے اس سے اور اس میں برکت بھی پیدا ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں ہمیں سکھایا۔

حضور انور نے فرمایا: ماں باپ کا یہ بھی فرض ہے کہ بچوں کو مسجد سے جوڑیں ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کروائیں۔ یہاں میں ذیلی تنظیموں سے بھی کہوں گا کہ انہوں نے اپنے ممبران کو سنبھالنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: خدام نے خدام کو سنبھالنا ہے لجنہ نے لجنہ کو سنبھالنا ہے خاص طور پر اطفال اور نوجوان خدام کو سنبھالنا ضروری ہے۔ ناصرات اور نوجوان لجنہ کو سنبھالنا ضروری ہے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ذیلی تنظیموں کی کہ انہیں جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑیں۔ خدام اپنی ایسے خدام کی ٹیمیں بنائیں جو مختلف مزاج کے لوگوں نوجوانوں کو اپنے ساتھ جوڑنے والے ہوں۔ عہدے دار اپنے رویے ایسے رکھیں کہ پیار سے انہیں دین کے ساتھ جوڑیں مسجد کے ساتھ جوڑیں اپنی مجلس کے ساتھ جوڑیں جماعت کے ساتھ جوڑیں ورنہ شیطان تو اس تاک میں ہے کہ کہاں کوئی کمزور ہو کہاں کسی کو کسی عہدے دار کے خلاف کوئی شکوہ پیدا ہو اور میں حملہ کر کے اسے اپنے قابو میں کروں۔ ہم نے جب حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے تو اس وجہ سے کہ اس زمانے میں مسیح موعود کے ذریعہ سے شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے لیکن اگر ہم اپنے عمل سے شیطان کو موقع دے رہے ہیں کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو عہدے داروں کے رویوں کی وجہ سے شیطان ہمدردی جتا کر اپنے قابو میں کر لے تو پھر ایسے عہدیدار چاہے وہ مرد ہیں یا عورتیں مسیح موعود کے مددگار نہیں ہیں بلکہ شیطان کے مددگار ہیں۔ پس ہر عہدے دار کو خاص طور پر یہ کوشش کرنی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بھی شیطان کے حملوں سے بچانا ہے اور جماعت کے افراد کو بھی بچانا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ذی شعور احمدی نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرماتے ہوئے یہ احسان کیا ہے کہ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی یا احمدی گھرانے میں پیدا کیا۔ اس لئے اس نے کسی اپنے سے بڑے یا نام نہاد بزرگ یا عہدیدار کے رویے کی وجہ سے اپنے آپ کو دین سے دور نہیں لے جانا بلکہ شیطان کو شکست دینے میں مسیح موعود کا مددگار بننا ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے۔

اسی طرح خاص طور پر وہ جن کے سپرد افراد جماعت کی رہنمائی اور تربیت کا کام جن کے سپرد ہے اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کسی کو شیطان کی جھولی میں نہ جانے دے بلکہ کسی طرح بھی کوئی فرد جماعت بھی شیطان کے پیچھے چلنے والا نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: شیطان کی تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے بھی انجام بد کر کے انہیں جہنم میں ڈلوائے۔ پس ایک مؤمن کیلئے تو بڑا خوف کا مقام ہے ایک عام آدمی کے لئے کوئی لا پرواہی کا لمحہ جو ہے اسے شیطان کے قبضے میں لے جا سکتا ہے اور اس کے لئے ہمیشہ توبہ اور استغفار بھی کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو یا باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ فرمایا کہ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ وہ دعا کیا ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ یعنی کہ ایسے اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس بات پر شکر ادا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس فرستادے کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جس نے شیطان کو شکست دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے شیطان کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 26 May 2016 Issue No. 21

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہرمؤمن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یادر کھے

ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم.ٹی.اے. پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم.ٹی.اے. کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں

ماں باپ کا فرض ہے کہ بچوں کو مسجد سے جوڑیں ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کروائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 20-مئی 2016ء بمقام مسجد ناصر، گوٹن برگ (سویڈن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (النور:22)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ بھی بنی آدم اور مؤمنوں کو شیطان سے بچنے اور اس کے قدم پر نہ چلنے کی ہدایت پر تنبیہ فرمائی ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ شیطان خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے اور جو خدا تعالیٰ کا نافرمان اور اس کے حکموں کے خلاف چلنے والا ہو وہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی وہی کچھ سکھائے گا جو خود کرتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ شیطان خود تو جہنم کا ایندھن ہے ہی، اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ یہ سب کچھ کھول کر بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پس اس دشمن سے بچو۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جن کو نہ دین کی کچھ پرواہ ہے نہ ان کو یہ پتا ہے کہ جہنم کیا ہے اور جنت کیا ہے؟ نہ ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے۔ نہ ہی شیطان کے پنجے سے نکلتے ہیں نہ ہی انہیں خدا تعالیٰ کی تلاش ہے اور نہ ہی وہ اس تلاش کا شوق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ تو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ہی لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو مؤمن کہہ کر پھر شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں یا لاشعوری طور پر بعض عمل کر کے یا اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آنے کی پوری کوشش نہ کر کے شیطان کے قدموں پر چلنے والے بن جاتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں مؤمنوں کو ہوشیار کر رہا ہے انہیں فرما رہا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ مؤمنوں کو یہ تنبیہ ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں ہم نے اسلام قبول کر لیا اس لئے اب ہم بے فکر ہو گئے ہیں۔ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بھی شیطان کا خطرہ اسی طرح ہے۔ ایک مؤمن بھی شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو سکتا ہے جس طرح ایک غیر مؤمن ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مؤمن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھے۔ شیطان نے تو روز اوّل سے ابن آدم کو نیکی کے راستوں سے ہٹانے کی اجازت اللہ تعالیٰ سے اس دعوے کے ساتھ مانگی تھی کہ مجھے انسانوں کو ورغلانے اور پیچھے چلانے کی چھوٹ مل جائے تو میں ہر راستے پر بیٹھ کر ان کو ورغلاؤں گا اور مختلف حیلوں بہانوں سے انہیں اپنے پیچھے چلاؤں گا اور شیطان نے دعویٰ کیا تھا کہ اکثریت انسانوں کی میرے پیچھے چلے گی۔ پس یہ سب کچھ آجکل ہم دنیا میں ہوتا دیکھ رہے ہیں حتی کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے بھی شیطان کے پیچھے چل رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی تھی تنبیہ کی تھی مثلاً قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ جو شخص کسی مؤمن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہو گی۔ اب آجکل جو کچھ مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے یہ کیا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے شیطان کے پیچھے ہی چل رہے ہیں۔ بلا جواز کسی کا قتل جو شدت پسند مختلف حملوں میں کرتے ہیں یہ سب شیطانی فعل ہیں اور جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں جبکہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر جنت میں جانے کے نام پر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے شیطان تو یہ کہتا ہے یہ کام کرو تم جنت میں جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام کرو گے تو جنت میں نہیں جاؤ گے جہنم میں جاؤ گے کیونکہ تم شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ضروری نہیں کہ صرف شدت پسند اور قاتل ہی شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں بلکہ انسان جب اللہ تعالیٰ کے بظاہر کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دور جاتا ہے تو شیطان کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پس بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ شیطان جب انسانوں کو ورغلاتا ہے برائیوں کی ترغیب دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے تو کھل کر یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ سے دور جاؤ یہ یہ برائیاں کرو بلکہ نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ آدم کو بھی جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور ہٹایا تھا شیطان نے تو نیکی کے حوالے سے ہی ہٹایا تھا۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ اس بات پر بھی روشنی ڈال رہی ہے کہ کس طرح برائی ایک سے دوسری جگہ پھیلتے پھیلتے ایک وسیع علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس معاشرے میں پردے کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے ان کی نظر میں یہ کوئی برائی نہیں اس لئے یہ کہتے ہیں اس بارے میں حکم کی ضرورت نہیں تھی شریعت کی۔ بعض لڑکیاں احساس کمتری کا شکار ہو کر کہ لوگ کیا کہیں گے۔ پردے کرنے میں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ شیطان کہتا ہے یہ تو معمولی سی چیز ہے تم کون سا اس حکم کو چھوڑ کر اپنے تقدس کو ختم کر رہی ہو۔ لیکن اس وقت پردے اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ عورت کی حیاء اس کا حیاء دار لباس ہے عورت کا تقدس اس کے مردوں کے بلا وجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔ اس طرح لڑکوں میں بھی آزاد معاشرے کی وجہ سے بعض برائیاں ہیں جو خاموشی سے داخل ہوتی ہیں اور پھر جب ایک برائی میں ایسے لڑکے ملوث ہو جاتے ہیں تو دوسری برائیاں بھی ان میں آنی شروع ہو جاتی ہیں اس میں بھی ملوث ہو جاتے ہیں۔ پس شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے۔ شیطان کے پیار کو پیار سمجھ کر اسے زندگی میں داخل نہ کریں بلکہ ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ سب سے بڑی پناہ شیطان سے بچنے کی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آ سکتا ہے۔ کوئی انسان بھی جانتے بوجھتے ہوئے کسی برائی کی طرف نہیں جاتا۔ شیطان کو علم ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہے اس کے حصار میں ہے اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے شیطان انسان کو اس پناہ سے نکال کر اس قلعے سے نکال کر جس میں انسان محفوظ ہے پھر اپنے پیچھے چلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالنے کے لئے ظاہر ہے کہ پہلے شیطان نیکیوں کا لالچ دے کر ہی انسان کو نکالتا ہے یا نیکیوں کا لالچ دے کر ہی ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالا جا سکتا ہے۔ بعض دفعہ نیکی کے نام پر انسانی ہمدردی کے نام پر دوسرے کی مدد کے نام پر مرد اور عورت کی آپس میں واقفیت پیدا ہوتی ہے جو بعض دفعہ پھر برے نتائج کی حامل بن جاتی ہے۔

پس اس معاشرے میں احمدیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے جہاں آزادی کے نام پر لڑکی لڑکے کا آزادانہ ملنا اور علیحدگی میں ملنا کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔ پھر صرف نادان لڑکے لڑکیوں کی وجہ سے برائیاں نہیں پیدا ہو رہی ہوتیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی شدہ لوگوں میں بھی آزادی اور دوستی کے نام پر گھروں میں آنا جانا بلا روک ٹوک آنا جانا مسائل پیدا کرتا ہے اور گھر اجڑتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: برائیوں میں سے آجکل ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے یہی بعض برائیاں ہیں اکثر گھروں کے جائزے لے لیں بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے اپنے پروگرام دیکھتے رہے نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے اور یہ دونوں چیزیں اور اس قسم کی فضولیات ایسی ہیں کہ صرف ایک آدھ دفعہ آپ کی نمازیں ضائع نہیں کرتی بلکہ جن کو عادت پڑ جائے ان کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ رات دیر تک یہ پروگرام دیکھتے رہیں گے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور صبح نماز کے لئے اٹھنا ان کے لئے مشکل ہو گا بلکہ اٹھیں گے ہی نہیں بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو اہمیت ہی کوئی نہیں دیتے نماز کو۔ نماز جو ایک بنیادی چیز ہے جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے حتی کہ جنگ اور تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی۔ چاہے بیٹھ کے نماز پڑھے انسان لیٹ کر پڑھے یا جنگ کی صورت میں یا سفر کی صورت میں قصر کر کے پڑھے لیکن بہر حال پڑھنی ہے اور عام حالات میں تو مردوں کو باجماعت اور عورتوں کو بھی وقت پر پڑھنے کا حکم ہے لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دور لے جاتا ہے۔ انٹرنیٹ ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں۔ ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس پر پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں۔ پھر ہر قسم کے گندے اور مخرب الاخلاق پروگرام اس سے دیکھے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad